ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ

(سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور اُن کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 1-2

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

16-23 ربیع الثانی 1439 ہجری قمری • 4-11 صلح 1397 ہجری شمسی • 4-11 جنوری 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 جنوری 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میرے مخالف علماء اور اُن کے ہم جنسوں نے عیب جوئی میں کمی نہ کی اور تباہ کرنے کیلئے کوئی دقیقہ مکر کا اٹھا نہیں رکھا مگر آخر کار خدا نے مجھے غالب کیا اور خدا بس نہیں کرے گا جب تک جھوٹ کو اپنے پیروں کے نیچے نہ کچلے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۰۸۔ نشان۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے یہ ہے **اَرَدۡتُّ اَنۡ اَسۡتَخۡلِفَ فَخَلَقۡتُ اٰدَمَ** یعنی میں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو خلیفہ بنایا۔ یہ الہام مدت پچیس برس سے براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اِس جگہ براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام آدم رکھا اور یہ ایک پیشگوئی ہے جو اِس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جیسا کہ فرشتوں نے آدم کی عیب جوئی کی تھی اور اُس کو ردّ کر دیا تھا مگر آخر خدا نے اُسی آدم کو خلیفہ بنایا اور سب کو اُس کے آگے سر جھکانا پڑا۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ میرے مخالف علماء اور اُن کے ہم جنسوں نے عیب جوئی میں کمی نہ کی اور تباہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ مکر کا اٹھا نہیں رکھا۔ مگر آخر کار خدا نے مجھے غالب کیا اور خدا بس نہیں کرے گا جب تک جھوٹ کو اپنے پیروں کے نیچے نہ کچلے۔

۱۰۹۔ نشان۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہو کر شائع ہو چکا ہے یہ ہے۔ **وَ کَذٰلِکَ مَنَنَّا عَلٰی یُوۡسُفَ لِنَصۡرِفَ عَنۡہُ السُّوۡٓءَ وَالۡفَحۡشَآءَ۔ وَلِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّا اُنۡذِرَ اٰبَآءُ ھُمۡ فَھُمۡ غَافِلُوۡنَ۔** دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۵ (ترجمہ) اور اسی طرح ہم نے اپنے نشانوں کے ساتھ اِس یوسف پر احسان کیا تاکہ جو بدی اور عیب اُس کی طرف منسوب کئے جائیں گے اُن سے ہم اس کو بچا لیں اور تاکہ تو اُن نشانوں کی عظمت کی وجہ سے اس لائق ہو کہ غافلوں کو ڈراوے کیونکہ درحقیقت انہیں لوگوں کا وعظ دلوں پر اثر کرتا ہے جن کو خدا اپنی طرف سے عظمت اور امتیاز بخشتا ہے۔ اِس جگہ خدا تعالیٰ نے میرا نام یوسف رکھا اور یہ ایک پیشگوئی ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح یوسف کے بھائیوں نے اپنی جہالت سے یوسف کو بہت دُکھ دیا تھا اور اس کے ہلاک کرنے میں کسر نہیں رکھی تھی خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا اور اشارہ فرماتا ہے کہ یہ لوگ بھی جو قومی اخوت رکھتے ہیں ہلاک اور تباہ کرنے کے لئے بڑے بڑے فریب کریں گے مگر آخر کار وہ نامراد رہیں گے اور خدا اُن پر کھول دے گا کہ جس شخص کو تم نے ذلیل کرنا چاہا تھا میں نے اُس کو عزت کا تاج پہنایا۔ تب بہتوں پر کھل جائے گا کہ ہم غلطی پر تھے جیسا کہ وہ ایک دوسرے الہام میں فرماتا ہے:

یَخِرُّوۡنَ عَلَی الۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیۡنَ۔ تَاللّٰہِ لَقَدۡ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیۡنَا وَاِنۡ کُنَّا لَخٰطِئِیۡنَ۔ لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ۔ یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَکُمۡ۔ وَھُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ۔ یعنی وہ لوگ اپنی ٹھوڑیوں پر سجدہ کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے گریں گے کہ اے ہمارے خدا ہمیں بخش ہم خطا پر تھے۔ اور تجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم سب میں سے تجھے چُن لیا اور ہم خطا پر تھے۔ تب خدا رجوع کرنے والوں کو کہے گا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں کیونکہ تم ایمان لائے۔ خدا تمہیں تمہاری پہلی لغزشیں بخش دے گا کہ وہ ارحم الراحمین ہے۔

غرض اس پیشگوئی میں دو امر غیب کا بیان ہے (۱) اوّل یہ کہ آئندہ زمانہ میں قوم میں سخت مخالف پیدا ہو جائیں گے اور حسد کا شعلہ ایسا اُن میں جوش مارے گا جیسا کہ یوسف کے بھائیوں میں جوش مارا تھا تب وہ سخت دشمن بن جائیں گے اور تباہ اور ہلاک کرنے کے لئے طرح طرح کے منصوبے کریں گے اور یہ امر کہ قوم میں سے مخالف پیدا ہو جائیں گے اور بڑی بڑی شرارت کریں گے یہ ایک پیشگوئی ہے کیونکہ یہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہے جس کو پچیس برس کا عرصہ گزر گیا ہے اور اُس وقت قوم میں سے میرا کوئی مخالف نہ تھا کیونکہ ابھی تو براہین احمدیہ بھی شائع نہ ہوئی تھی پھر مخالفت کی کیا وجہ تھی۔ پس بلاشبہ یہ خبر کہ کسی زمانہ میں ایسے دشمن جانی پیدا ہو جائیں گے جو پہلے اخوت اسلامی کی وجہ سے بھائیوں کے طور پر تھے یہ ایک امر غیب ہے جو خدا نے قبل از وقوع ظاہر کیا اور براہین احمدیہ میں لکھا گیا۔

(۲) دوسرا امر غیب اس پیشگوئی میں یہ ہے کہ اس مخالفت کا یہ انجام بتا دیا ہے کہ آخر کار وہ دشمن خائب و خاسر رہیں گے اور بہتیرے اُن میں سے یوسف کے بھائیوں کی طرح رجوع کریں گے اور اُس وقت خدا اس عاجز کو یوسف کی طرح تاج عزت پہنائے گا اور وہ عظمت اور بزرگی بخشے گا جس کی کسی کو توقع نہ تھی چنانچہ بہت سا حصہ اس پیشگوئی کا پورا ہو چکا ہے کیونکہ ایسے دشمن پیدا ہو گئے جو میرا استیصال چاہتے ہیں اور درحقیقت یہ لوگ اپنے بد ارادے میں یوسف کے بھائیوں سے بھی بُرے ہیں۔ سو خدا نے کئی لاکھ انسان میرے تابع کر کے اور مجھے ایک خاص عزت اور عظمت بخش کر اُن کو ذلیل کیا اور وہ وقت آتا ہے کہ اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ میری شان ظاہر کرے گا اور بڑے بڑے مخالفوں میں سے جو سعید ہیں اُن کو کہنا پڑے گا کہ **رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیۡنَ۔** اور کہنا پڑے گا کہ **تَاللّٰہِ لَقَدۡ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیۡنَا۔**

۱۱۰۔ نشان۔ براہین احمدیہ کی یہ پیشگوئی **اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنَاکَ الۡکَوۡثَرَ۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ** دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶۔ (ترجمہ) ہم ایک کثیر جماعت تجھے عطا کریں گے اوّل ایک پہلا گروہ جو آفات کے نزول سے پہلے ایمان لائیں گے۔ دوم دوسرا گروہ جو قہری نشانوں کے بعد ایمان لائیں گے۔ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ جس قدر براہین احمدیہ میں پیشگوئیاں ہیں اُن پر پچیس برس گزر گئے ہیں اور وہ اُس زمانہ کی پیشگوئیاں ہیں جبکہ میرے ساتھ ایک انسان بھی نہ تھا اگر یہ بیان غلط ہے تو گویا میرا تمام دعویٰ باطل ہے۔ پس واضح ہو کہ یہ پیشگوئی بھی براہین احمدیہ میں درج ہے جو اس تنہائی اور بے کسی کے زمانہ میں ایک ایسے زمانہ کی خبر دیتی ہے جبکہ ہزارہا آدمی میری بیعت میں داخل ہو جائیں گے۔ سو اس زمانہ میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ غیب کی خبر دینا بجز خدا کے کسی کی طاقت میں نہیں۔ عِلم غیب خاصّہ خدا ہے مگر اب تو ہمارے مخالفوں کی نظر میں علم غیب بھی خاصہ خدا نہیں دیکھئے کہاں تک ترقی کریں گے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 269)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جلسہ سالانہ — ایک عظیم رُوحانی مائدہ

جلسہ سالانہ قادیان 2017، بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ۔ موسم خوشگوار رہا۔ گرچیکہ سردی میں شدّت تھی مگر بالخصوص جلسہ کے تینوں دن آفتاب نے آسمان میں اچھی طرح چمک کر مسیح موعودؑ کے مہمانوں کو سردی کا احساس ہونے نہیں دیا۔ چونکہ بہت سے مہمان خیموں میں بھی رہتے ہیں، اور جلسہ کا بھی انتظام کھلے میدان میں ہوتا ہے اس لحاظ سے ہم اللہ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے کہ بارش کی تکلیف سے اس نے مہمانوں کو محفوظ رکھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کا ماحول انتہائی رُوحانی ہوتا ہے۔ ہر شخص عبادت، ذکر الٰہی اور سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے میں مصروف ہوتا ہے۔ نماز تہجد باجماعت کا ان دنوں خاص اہتمام ہوتا ہے جس سے مہمان بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ امام الزمان مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کے روضہ مبارک پر گریہ وزاری کیساتھ دُعا کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کو سلام پہنچانا ایک ایسی دلگداز اور رُوح کو پگھلانے والی کیفیت سے ہمکنار کرتا ہے جسکو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور ہر ایک مہمان کی کوشش ہوتی ہے کہ بیت الدعا میں اُسے دعا کا موقع مل سکے اور اس کیلئے اپنی باری کے انتظار میں گھنٹوں کھڑا رہنا خوشی سے برداشت کرتا ہے۔ اسی طرح فرض نمازیں اور نوافل کی ادائیگی، اور ہر طرف السلام علیکم اور وعلیکم السلام کی آوازیں اور مصافحہ اور معانقہ، یہ سب باتیں ماحول کو رُوحانیت سے بھر دیتی ہیں۔ علاوہ ازیں جلسہ کے تین دن دینی وعلمی باتیں سننے کے خاص دن ہوتے ہیں۔

اس جلسے کی ایک بہت خاص بات یہ ہوتی ہے کہ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے آخری روز ازراہِ شفقت جلسہ سے خطاب فرماتے ہیں۔ اس کیلئے ہم حضور کے بے حد مشکور وممنون ہیں۔ حضور کا خطاب جلسہ کو ایک خاص شان عطا فرماتا ہے۔ mta کے ذریعہ ساری دُنیا اس جلسے میں شامل ہوجاتی ہے اور لندن اور قادیان ہر دو جلسوں کے مناظر مشاہدہ کرتی اور حضور پُرنور کے دیدار سے اپنی پیاس بجھاتی ہے۔ اور قادیان کے جلسہ گاہ میں ہزاروں کی تعداد میں مہمانوں کا انتہائی خاموشی اور شوق سے بڑی سکرین پر ٹکٹکی باندھ کر حضور کا خطاب سننا بہت ہی پرشوکت، دلکش اور عاشقانہ منظر پیدا کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جلسہ کی بنیاد رکھ کر جماعت پر احسانِ عظیم فرمایا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دسمبر 1891 میں ایک رسالہ "آسمانی فیصلہ" تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں آپ نے مسلمان علماء کو جو آپؑ کے شدید مخالف تھے رُوحانی مقابلہ کی دعوت دی اور اُن کے سامنے اس بات کے فیصلہ کیلئے کہ خدا تعالیٰ اور اسکی تائید ونصرت کس کے ساتھ ہے، لاہور میں ایک انجمن کی تشکیل کی تجویز رکھی کہ لاہور میں ایک ایسی انجمن بنائی جائے جو جماعت اور جماعت کے مخالفین دونوں سے متعلق ایک سال تک اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ریکارڈ رکھے اور پھر ایک سال بعد اس ریکارڈ کی روشنی میں یہ فیصلہ کرے کہ خدا تعالیٰ کس کے ساتھ ہے اور اسکی تائید ونصرت کس کے شامل حال ہے۔ آپؑ نے 27 دسمبر 1891 کو قادیان میں احبابِ جماعت کو جمع ہونے کی ہدایت فرمائی تا کہ جس انجمن کے بنانے کی آپؑ نے تجویز رکھی ہے اسکی تشکیل کے بارے میں غور وخوض ہو سکے۔ ''چنانچہ اس تاریخ کو مسجد اقصیٰ میں احباب جمع ہوئے۔ بعد نماز ظہر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے قبل مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدسؑ کی تازہ تصنیف آسمانی فیصلہ پڑھ کر سنائی۔ پھر یہ تجویز رکھی گئی کہ مجوزہ انجمن کے ممبر کون کون صاحبان ہوں اور کس طرح اس کارروائی کا آغاز ہو۔ حاضرین نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ سرِدست یہ رسالہ شائع کر دیا جائے اور مخالفین کا عندیہ معلوم کر کے بتراضی فریقین انجمن کے ممبر مقرر کئے جائیں۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا اور حضرت اقدس سے دوستوں نے مصافحہ کیا۔ یہ جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا تاریخی اجتماع اور پہلا سالانہ جلسہ تھا جس میں 75 ر احباب شامل ہوئے تھے۔'' (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 440)

مذکورہ کتاب ''آسمانی فیصلہ'' سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے بعد جنوری 1892 میں شائع کی۔ کتاب کے شروع میں آپ نے اُن خوش نصیب 75 ر احباب کے نام بھی درج فرمائے جو جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور کتاب کے آخر میں آپؑ نے اُنہیں اِن الفاظ میں دُعا دی :

''اور اب جو 27 دسمبر 1891 کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا، اِس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اُٹھا کر حاضر ہوئے خدا اُن کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب اُن کو عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔'' (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4، صفحہ 353)

اِسی کتاب یعنی "آسمانی فیصلہ" کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احبابِ جماعت کو 'اطلاع' کے عنوان سے آئندہ ہر سال ماہ دسمبر میں سہ روزہ جلسہ کے انعقاد کی خبر دیتے ہوئے جلسہ میں حاضر ہونے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا :

''قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویّہ تاریخ مقرر پر حاضر ہوسکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ 27 ر دسمبر سے 29 دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر 1891 ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں 27 دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔''

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

وہ جو مدّھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

(ارشاد عرشؔی ملک)

بند تم نے کر دیئے جلسے جو پاکستان میں   کُل جہاں میں ہو رہے ہیں، منفرد ہیں شان میں
جھولیاں بھر بھر کے ملتا ہے مقدس مائدہ   برکتیں ہیں بے بہا مہدؑی کے دسترخوان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

جب ہمارے درمیاں تشریف فرما ہوں حضور   گنگنا اُٹھتے ہیں دل خوشیوں کے سائبان میں
تین دن تک جب برستی ہے نصائح کی پھوار   اور بڑھ جاتے ہیں دل افزائشِ ایمان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

ایک ننھے سے شگوفے سے گلستاں بن گیا   ایک قطرہ ڈھل گیا برسات کے باران میں
اِک ستارے میں نہاں تھیں کہکشائیں اَن گنت   ایک انساں ڈھل گیا اِک عالمِ گنجان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

الغرض میں نام گنواؤں تو کس کس ملک کا   سب کے سب باندھے گئے بیعت کے پیمان میں
شکریہ تیرا ادا کرتے ہیں ربِ ذوالجلال   تو نے ہر پل دی ترقی دین کے میدان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

جب بصد حسرت وطن کو الوداع کہنا پڑا   اِک توکل کے سِوا کُچھ بھی نہ تھا سامان میں
خوف کی حالت کو بدلا امن میں اللہ نے   ہم پہ اپنا ہاتھ رکھا اُس نے ہر بحران میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

ایم ٹی اے کا ہو بھلا یہ زخم فرقت کی دوا   اِس کا حصہ خُوب ہے اس درد کے درمان میں
گھر میں ہر اِک احمدی کے جلوہ فرما ہیں حضور   تازگی آتی ہے اُن کو دیکھ کر ایمان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

سلسلہ جلسوں کا امریکہ میں، کینیڈا میں بھی   پھر تسلسل جرمنی میں، ہند میں، جاپان میں
نُورِ حق سے جگمگا اُٹھا ہے افریقہ بھی آج   سب پہ بازی لے گیا مہدؑی کی وہ پہچان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

آؤ دیکھو کس نے دنیا میں طنابیں گاڑ دیں   بڑھ گیا ہے کون دیکھو رُشد اور بُرہان میں
ہم تو خوشبو کی طرح پھیلے جہاں میں چارسُو   ہر جگہ عرشؔی رہے ہم سایۂ رحمان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

کس میں ہے وحدت، خلافت، اور منظم کون ہے   کون ہے بازار کی اک بھیڑ کے فرمان میں
کس کو حُجرے میں محمدؐ کے ملی جائے اماں؟   کون بیٹھا رہ گیا اِبلیس کے دالان میں؟
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

ہم خدا کے ہاتھ کے بوئے ہوئے وہ بیج ہیں   جو اُگے شہروں میں، ویرانوں میں، ریگستان میں
وہ ہوا کے دوش پر دنیا میں پھیلائی گئی   جو صدا تم نے دبانا چاہی پاکستان میں
شش جہت میں گونجتی ہے آج اُس کی بازگشت
وہ جو مدھم سی صدا اُٹھی تھی ہندوستان میں

خطبہ جمعہ

12 ربیع الاول کا دن وہ دن ہے جب دنیا میں وہ نور آیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سراجِ منیر کہا۔ جس نے تمام دنیا کو روحانی روشنی عطا کرنی تھی اور کی، جس نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی تھی اور کی، جس نے برسوں کے مُردوں کو روحانی زندگی دینی تھی اور دی، جس نے دنیا کو امن اور سلامتی عطا کرنی تھی اور عطا کی، جسکو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور ہم نے تجھے دنیا کیلئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے، جو صرف انسانوں کیلئے نہیں بلکہ چرند پرند سب کیلئے رحمت ہے۔ جو صرف مسلمانوں کیلئے نہیں بلکہ غیر مسلموں کیلئے بھی رحمت تھا اور ہے اور جس کی تعلیم تا قیامت ہر ایک کیلئے رحمت ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ماننے والوں کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول میں تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے توحید کے قیام کے بھی نمونے قائم کئے، عبادتوں کے بھی نمونے قائم کئے، اعلیٰ اخلاق کے بھی نمونے قائم کئے اور حقوق العباد کے بھی نمونے قائم فرمائے، لیکن افسوس ہے کہ آجکل کی مُسلم اکثریت دعویٰ تو آپ کی محبت کا کرتی ہے لیکن عمل اس کے اُلٹ ہیں جس کی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی اور جو عمل آپ نے کر کے دکھائے تھے، آپ تو رحمۃٌ للعالمین بن کر آئے تھے اور یہ لوگ جو محبت کا دم بھرتے ہیں اور آج 12 ربیع الاول کو بھی بڑے جوش سے منا رہے ہیں اس میں بجائے یہ عہد کرنے کے کہ اَے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تیرے اُسوہ پر چلتے ہوئے رحمتیں ہر طرف پھیلائیں گے، اکثر مسلمان ملکوں میں فتنہ وفساد کی کیفیت ہے

پاکستان اور دوسرے مسلمان ممالک میں فتنہ وفساد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے انحراف کی تکلیف دہ صورتحال کا تذکرہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت الٰہی، قیام عبادات اور ہمدردیٔ بنی نوع انسان اور عجز وانکسار وغیرہ اخلاق عالیہ کی دلآویز روشن مثالوں کے حوالہ سے آپکے اُسوۂ حسنہ کو اپنانے کی تاکید

پہلوں سے ملنے والی آخرین کی اِس جماعت کے افراد کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس اُسوہ کی پیروی کرتے ہوئے جیسے صحابہ نے عبادتوں کے معیار بلند کئے ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اور صرف دنیا داری میں ہی نہ ڈوبے رہیں، ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام یہ رپورٹ دیتے ہیں کہ ہمارے اتنے فیصد نماز پڑھنے والے ہوگئے، چالیس فیصد، پچاس فیصد، ساٹھ فیصد ہم تو جب تک سو فیصد عابد پیدا نہ کرلیں ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے اور صرف نظام نہیں بلکہ ہر شخص کو خود جائزہ لینا چاہئے کہ مَیں کس حالت میں ہوں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے احمدیوں کو اپنی سچائی کے معیار بلند کرنے کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پھیلانے میں آسانی پیدا ہو، تبلیغ کیلئے ضروری ہے کہ قول وعمل ایک ہو، اگر عمل میں سچائی نہیں تو لوگ دینی تعلیم کو بھی جھوٹا سمجھیں گے خدا تعالیٰ کی ذات ایک سچائی ہے، دین اسلام ایک سچائی ہے، اس سچائی کو پھیلانا اور سچ کے ذریعہ سے پھیلانا آج ہمارا کام ہے

اپنے اخلاق ہر حال میں اچھے رکھنے کی ضرورت ہے اور یہی آج ایک احمدی کا شیوہ ہونا چاہئے، آج مسلمانوں میں جو فتنے ہیں فساد ہیں ان کی بنیادی وجہ ہی یہی ہے کہ اخلاق کے معیار گر گئے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو لوگ بھول گئے ہیں اور صرف زبانی دعوے ہیں

آج اگر حقیقی خوشی منانی ہے تو پھر آپؐ کے اُسوہ پر عمل کر کے منائی جاسکتی ہے، جہاں عبادتوں کے معیار بھی بلند ہوں جہاں توحید پہ بھی کامل یقین ہو اور اعلیٰ اخلاق کے معیار بھی بلند ہوں، اگر یہ نہیں تو ہم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں، اگر ہم عمل نہیں کر رہے تو وہ لوگ جو بکھرے ہوئے ہیں اور عارضی لیڈر اور نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر لوگوں کیلئے تنگیوں کے سامان کر رہے ہیں ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں ہوگا

افریقن امریکن احمدی سسٹر محترمہ سلمیٰ غنی صاحبہ آف فلاڈلفیا (امریکہ) کی وفات، مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 1 دسمبر 2017ء بمطابق 1 فتح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

12 ربیع الاول کا دن وہ دن ہے جب دنیا میں وہ نور آیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سراجِ منیر کہا۔ جس نے تمام دنیا کو روحانی روشنی عطا کرنی تھی اور کی۔ جس نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی تھی اور کی۔ جس نے برسوں کے مُردوں کو روحانی زندگی دینی تھی اور دی۔ جس نے دنیا کو امن اور سلامتی عطا کرنی تھی اور عطا کی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:108) اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جو صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ چرند پرند سب کے لئے رحمت ہے۔ جو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی رحمت تھا اور ہے۔ اور جس کی تعلیم تا قیامت ہر ایک کے لئے رحمت ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ماننے والوں کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول میں تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب:22) کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ پس اس اُسوۂ حسنہ پر چلنے کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے توحید کے قیام کے بھی نمونے قائم کئے۔ عبادتوں کے بھی نمونے قائم کئے۔ اعلیٰ اخلاق کے بھی نمونے قائم کئے اور حقوق العباد کے بھی نمونے قائم فرمائے۔ لیکن افسوس ہے کہ آجکل کی مُسلم اکثریت دعویٰ تو آپ کی محبت کا کرتی ہے لیکن عمل اس کے اُلٹ ہیں جس کی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی اور جو آپ نے عمل کر کے دکھائے تھے۔ آپ تو رحمۃٌ للعالمین بن کر آئے تھے اور یہ لوگ جو محبت کا دم بھرتے ہیں اور آج 12 ربیع الاول کو بھی بڑے جوش سے منا رہے ہیں اس میں بجائے یہ عہد کرنے کے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم تیرے اُسوہ پر چلتے ہوئے رحمتیں ہر طرف پھیلائیں گے اکثر مسلمان ملکوں میں فتنہ وفساد کی کیفیت ہے۔

آج تو اس خوشی کے دن ہر مسلمان کے عمل سے یہ ظاہر ہونا چاہئے تھا کہ ہم جس نبی کے ماننے والے ہیں وہ امن و سلامتی کا بادشاہ ہے۔ وہ دنیا کے لئے رحمت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والا ہے۔ وہ اخلاق کے اعلیٰ ترین معیار پر فائز ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کی سنت پر چلنے والے ہیں۔ پس ہم سے آج کے دن اس نبی کی پیدائش کے دن کی خوشی میں محبت، پیار اور امن وسلامتی کے چشمے جاری ہوں گے کہ یہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں سے کہا ہے اور یہی ان سے توقع رکھی ہے اور یہی ان کو تعلیم دی ہے لیکن اس کے برعکس مسلمان ملکوں میں فساد کی کیفیت طاری ہے جیسا کہ میں نے کہا بلکہ بعض جگہ پہ غیر مسلم دنیا بھی مسلمانوں کی وجہ سے خوفزدہ ہے۔

پاکستان میں اس خوف کے مارے کہ فتنہ وفساد کی آگ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ چلی جائے بعض شہروں میں آج موبائل فون کی سروس بند کر دی گئی ہے۔ پولیس کی بھاری نفری ہر چوک اور ہر سڑک پر کھڑی ہے۔ کیا یہ اس نبی کی پیدائش کی خوشی منانے کا طریق ہے کہ ہر شریف آدمی خوفزدہ ہے اور حکومت قانون نافذ کرنے کے لئے، لاء اینڈ آرڈر کے لئے تحفّظات لئے ہوئے ہے۔ ہمارے پیارے آقا کے نام پر احمدیوں کے خلاف دریدہ دہنی کرنا اور مغلّظات بکنا تو روز کا معمول ہے لیکن آج کے دن کی خوشی میں آج اس میں بھی شدت پیدا ہوگئی ہے۔ اپنے زعم میں یہ لوگ اس عمل سے اس

عظیم نبی کی عزت و وقار کو بلند کر رہے ہیں۔ چند دن ہوئے پاکستان کے کئی شہروں میں جو گھیراؤ ہوا، محاصرہ ہوا، دھرنے ہوئے، اس نے ہر شریف شہری کو پریشان کر دیا تھا۔ کاروبارِ زندگی معطل ہو گیا تھا۔ کوئی مریض ہسپتال نہیں جا سکتا تھا۔ سکول بند کر دیئے گئے بلکہ دکانیں تک بند کر دی گئیں۔ کوئی شخص جس کے گھر میں کھانے پینے کا سامان نہیں تھا اپنے بچوں کے لئے کھانے پینے کا سامان نہیں لا سکتا تھا۔ کروڑوں اور اربوں روپوں کا قوم کو مالی نقصان بھی ہوا اور یہ سب کچھ ان نام نہاد علماء کے حُبِّ رسول کے نعرے کی وجہ سے ہوا۔ وہ رسول جو رحمۃٌ للعالمین ہے جس نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ راستوں کے حقوق ادا کرو۔ آپؐ نے فرمایا کہ بازاروں میں شور و غوغا کرنے سے بچو۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب کراھیۃ السخب فی السوق، حدیث 2125)

آپؐ نے فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ جب صحابہ نے کہا کہ ہم بیٹھنے پر مجبور ہیں کیونکہ اس زمانے میں کاروباری جگہیں تو نہیں تھیں، دفاتر نہیں ہوتے تھے کہ وہاں بیٹھ کر کاروباری معاملات طے کریں اس لئے بازاروں میں بیٹھ کر، راستوں میں بیٹھ کر طے کئے جاتے تھے۔ آپ نے اس بات کو سن کر فرمایا کہ پھر راستوں کے حق ادا کرو۔ جب عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! راستوں کے حق کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظریں نیچی رکھا کرو۔ دکھ دینے سے بچو کہ یہ راستے کا حق ہے۔ سلام کا جواب دو کہ یہ راستے کا حق ہے۔ نیک بات کی تلقین کرو اور بری بات سے روکو کہ یہ راستے کا حق ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب المظالم والغصب، باب افنیۃ الدور والجلوس فیھا ......الخ، حدیث 2465)

لیکن یہ لوگ تو ناموس رسالت کے نام پر راستے بند کر کے لوگوں کو تکلیف میں ڈال رہے تھے۔ اس کے باوجود یہ لوگ اپنے زعم میں دین کے ٹھیکیدار ہیں اور اپنی مرضی کے معیار کے مطابق جس کو چاہیں کافر بنا دیں اور جس کو چاہیں مومن بنا دیں۔ بہرحال یہ تو اُن کے عمل ہیں جو ان کے ذاتی مفادات کے حصول کے لئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کے اُسوہ سے ان چیزوں کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ لوگ جو چاہیں کرتے رہیں لیکن ہم احمدیوں کا کام ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے ہر پہلو کو دیکھیں اور اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کے مطابق کوشش کریں۔ اِس وقت مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض پہلو بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سے جو آپؐ کو محبت تھی اسے بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشقِ زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب پر عاشق ہو گیا (ہے)“

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 273، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ: ”جب یہ آیتیں اتریں کہ مشرکین رِجس ہیں۔ پلید ہیں۔ شَرُّ الْبَرِیَّہ ہیں۔ سُفَھَاء ہیں اور ذُرّیتِ شیطان ہیں اور ان کے معبود وَقُوْدُ النَّار اور حَصَبُ جہنم ہیں۔ تو ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تُو نے ان کے عقلمندوں کو سَفِیہ قرار دیا اور ان کے بزرگوں کو شرّ البریّہ کہا اور ان کے قابلِ تعظیم معبودوں کا نام ہیزمِ جہنم اور وَقُوْدُ النَّار رکھا اور عام طور پر ان سب کو رِجس اور ذریّتِ شیطان اور پلید ٹھہرایا۔ مَیں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آجا ورنہ مَیں قوم کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا“۔ (یہ آپ کے چچا نے آپ کو کہا۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا کہ اے چچا! یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہارِ واقعہ ہے اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے اور یہی تو کام ہے جس کیلئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو مَیں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ مَیں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تُو مجھے پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں۔ مَیں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر مَیں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذّت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقّت نمایاں ہو رہی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابوطالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ مَیں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تُو اور ہی رنگ میں اور اَور ہی شان میں ہے۔ جا اپنے کام میں لگا رہ۔ جب تک مَیں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے مَیں تیرا ساتھ دوں گا۔“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 110 تا 111)

آج ہم احمدیوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے یہ کافر ہیں۔ یہ واقعہ جو مَیں نے ابھی بیان کیا یہ ہم تاریخ میں پڑھتے اور سنتے ہیں لیکن جس بے اختیاری اور دلی کیفیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو بیان فرمایا ہے اس سے آپ کے عشقِ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اظہار ہوتا ہے اور اس توسّط سے پھر خدا تعالیٰ سے عشق کے راستے بھی نظر آتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دکھائے۔ پھر عشقِ محمد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اس پہلو کے بارے میں مزید بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”پس مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر)۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی“۔ (یہ دو چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور بنی نوع کی ہمدردی میں اپنے آپ کو فنا کر لینا) ”اِس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 118 تا 119)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل کر ہی حقیقی توحید کا علم ہو سکتا ہے۔ آپ کے اُسوہ پر عمل کر کے ہی ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی بنیاد ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے کیا اعلیٰ معیار تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی نماز تہجد کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ مگر وہ اتنی پیاری اور لمبی اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن و خوبی کے بارے میں مت پوچھو“۔ (صحیح البخاری، کتاب التھجد، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ، حدیث 1147) الفاظ وہ کیفیت بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے ایک صحابی نے آپکو دیکھا۔ یعنی علیحدگی میں جب آپ نفل پڑھ رہے تھے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اس وقت شدت گریہ وزاری کے باعث آپکے سینے سے ایسی آوازیں آرہی تھیں کہ جیسے چکّی کے چلنے کی آواز ہوتی ہے (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب البکاء فی الصلوٰۃ، حدیث 904) یا ایک روایت میں یہ ہے کہ جس طرح ہنڈیا میں پانی اُبلنے کی آواز ہوتی ہے۔ (سنن النسائی، کتاب السھو، باب البکاء فی الصلوٰۃ، حدیث 1215)

روایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ بعض دفعہ نماز میں کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے اور متورّم ہو کر پھٹ جاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپکے اگلے پچھلے تمام قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا کہ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنوں۔

(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک ...... حدیث 4837)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے ان معیاروں نے صحابہ میں کیا انقلاب پیدا کیا، یہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”مَیں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا ہی پکّا دشمن ہو اور خواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ ان حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اس تبدیلی پر نظر کرے گا جو آپ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپ کی حقّانیت کی شہادت دینی پڑے گی۔ موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے۔“ (آپ کے ماننے والے جو عرب کے لوگ تھے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ) ”یَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ (محمد:13)“ (یعنی اس طرح کھاتے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں۔ جانوروں والی حالت ہے۔) ”یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہو گئی یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّہِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا (الفرقان:65) یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں“۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت کے نقشے کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپ نے کیا۔“ آپ فرماتے ہیں کہ ”دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں۔ یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑا ہے۔“ (ملفوظات، جلد 9، صفحہ 144 تا 145، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس پہلوں سے ملنے والی آخرین کی اِس جماعت کے افراد کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس اُسوہ کی پیروی کرتے ہوئے جیسے صحابہ نے عبادتوں کے معیار بلند کئے ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اور صرف دنیا داری میں ہی نہ ڈوبے رہیں۔ ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام یہ رپورٹ دیتے ہیں کہ ہمارے اتنے فیصد نماز پڑھنے والے ہو گئے۔ چالیس فیصد۔ پچاس فیصد۔ ساٹھ فیصد۔ ہم تو جب تک سو فیصد عابد پیدا نہ کر لیں ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے اور صرف نظام نہیں بلکہ ہر شخص کو خود جائزہ لینا چاہئے کہ مَیں کس حالت میں ہوں۔

پھر صدق و سچائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا اُسوہ تھا؟ آپ کے اشد ترین دشمن نظر بن حارث کی گواہی سنیں۔ ایک مرتبہ سردارانِ قریش جمع ہوئے جن میں ابوجہل اور نظر بن حارث بھی شامل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جب کسی نے یہ کہا کہ انہیں جادوگر مشہور کر دیا جائے یا جھوٹا قرار دیا جائے تو نظر بن حارث کھڑا ہوا اور کہنے لگا

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا“

(ترمذی، باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر وہ کام جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔“ (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

کہ اے گروہ قریش! ایسا معاملہ تمہارے سامنے آ گیا ہے جس کے مقابلے کے لئے تم کوئی تدبیر نہیں کر سکے۔ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں ایک جوان لڑکے تھے اور تم میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ تم میں سب سے زیادہ امانت دار تھے۔ اب تم نے ان کی کنپٹیوں میں عمر کے آثار دیکھے یعنی سفید بال آنے شروع ہوئے اور جو پیغام وہ لے کر آئے تو تم نے کہا کہ وہ جادوگر ہے۔ ان میں جادو کی کوئی بات نہیں۔ ہم نے بھی جادوگر دیکھے ہوئے ہیں۔ تم نے کہا وہ کاہن ہے۔ ہم نے بھی کاہن دیکھے ہوئے ہیں۔ وہ ہرگز کاہن نہیں ہیں۔ تم نے کہا وہ شاعر ہے۔ ہم شعر کی تمام قسمیں جانتے ہیں۔ وہ شاعر نہیں ہے۔ تم نے کہا وہ مجنون ہے۔ اس میں جنون کی کوئی علامت نہیں۔ اے گروہِ قریش! مزید غور کر لو تمہارا واسطہ ایک بہت بڑے معاملے سے ہے۔ (سیرت ابن ہشام، جزء اول، صفحہ 192، باب عتبۃ بن ربیعۃ یفاوض الرسولؐ، مطبوعہ دار الکتب العربی بیروت 2008ء)

پھر ابوجہل آپ کے سچے ہونے کا یعنی سچ بولنے کا انکار کبھی نہیں کر سکا۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں جھوٹا نہیں کہتا لیکن جو تعلیم لائے ہو وہ غلط ہے کیونکہ تم ہمارے بتوں کے خلاف بول رہے ہو۔

(سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الانعام، حدیث 3064)

ابوسفیان نے بھی ہرقل کے دربار میں یہی کہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین کرتے ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ، حدیث 7)

پس دشمن سے دشمن بھی آپ کو کبھی جھوٹا نہیں کہہ سکا اور یہی آپ کی نبوت کے سچا ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے۔ یہودی عالم نے آپ کے چہرہ کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔

(سنن الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب افشوا السلام، حدیث 2485)

پس آج بھی آپ کی تعلیم اور عمل کی سچائی کے اعلیٰ معیار ہیں جو غیر مسلموں کو اسلام کے قریب کر سکتے ہیں۔ یہ جھوٹ فریب اور دھوکہ اسلام کے خلاف نفرتوں میں بڑھا تو سکتا ہے، اسلام کے قریب نہیں لا سکتا۔ یہ دنیاداری کی باتیں اور اپنی حکومتوں کو قائم کرنا اور نام نہاد علماء کا جھوٹ کی بنیاد پر اپنے منبروں کو سنبھالنا یہ کبھی اسلام کی برتری ثابت نہیں کر سکتا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے احمدیوں کو اپنی سچائی کے معیار بلند کرنے کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پھیلانے میں آسانی پیدا ہو۔ تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ قول و عمل ایک ہو۔ اگر عمل میں سچائی نہیں تو لوگ دینی تعلیم کو بھی جھوٹا سمجھیں گے۔ خدا تعالیٰ کی ذات ایک سچائی ہے۔ دین اسلام ایک سچائی ہے۔ اس سچائی کو پھیلانا اور سچ کے ذریعہ سے پھیلانا آج ہمارا کام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”ایک عقل مند کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے اور روحانیت کھو چکے تھے۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہارِ سچائی کے لئے ایک مجدّدِ اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتبِ ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانے میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا۔ اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔“

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 206 تا 207)

پس اگر حقیقی مسلمان کہلانا ہے، اگر سچے خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والا بننا ہے تو پھر سچائی کے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے اور آج اگر کوئی اس کا حق ادا کر سکتا ہے تو احمدی کر سکتے ہیں کہ انہوں نے زمانے کے امام سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ پس اس کو صرف عہد تک ہی نہ رہنے دیں بلکہ ہر احمدی کا ہر عمل اس کا گواہ ہونا چاہئے تبھی عہد کی سچائی ظاہر ہو گی۔

ایک خُلقِ عظیم عجز و انکسار ہے یا کہہ سکتے ہیں عجز و انکسار میں بھی آپ کا خُلق اپنی عظمتوں کو چھو رہا تھا۔ آپ کے عجز و انکسار کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ صحابہ میں سے یا اہل بیت میں سے، گھر والوں میں سے کسی نے آپکو بلایا ہو اور آپ نے اس کو لبّیک کہہ کر جواب نہ دیا ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:5) کہ تُو خُلقِ عظیم پر فائز کیا گیا ہے۔ (تفسیر درمنثور، جلد 8، صفحہ 226، سورۃ القلم زیر آیت اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی طرف رُخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے۔ نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ لگتا کہ زمین کی طرف آپ کی زیادہ نظر پڑتی ہے۔ ہر ملنے والے کو سلام میں پہل کرتے۔ (الشمائل المحمدیہ لامام ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہؐ، حدیث 8، صفحہ 38، مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ مصطفی احمد الباز مکہ 1993ء) آپ نے فرمایا مَیں بنی آدم کا سردار ہوں مگر اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ قیامت کے دن مَیں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی لیکن اس میں کوئی فخر کی بات نہیں اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا لیکن اس میں کوئی فخر نہیں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، حدیث 4308)۔ یہ عاجزی کی انتہا ہے جو آپ کے ہر قول اور فعل سے ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”خالی شیخیوں سے اور بے جا تکبّر اور بڑائی سے پرہیز کرنا چاہئے اور انکساری اور تواضع اختیار کرنی چاہئے۔ دیکھو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ حقیقتاً سب سے بڑے اور مستحق بزرگی تھے ان کے انکسار اور تواضع کا ایک نمونہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ ایک اندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن آپ کے پاس عمائدِ مکّہ اور رؤسائے شہر جمع تھے اور آپ ان سے گفتگو میں مشغول تھے۔ باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے کچھ دیر ہو جانے سے وہ نابینا اٹھ کر چلا گیا۔ یہ ایک معمولی بات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق سورۃ نازل فرما دی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں گئے اور اسے ساتھ لا کر اپنی چادر مبارک بچھا کر بٹھایا“۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں عظمت الٰہی ہوتی ہے ان کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں“۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”جس طرح اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے اسی طرح نکتہ گیر بھی ہے۔ اگر کسی حرکت سے ناراض ہو جاوے تو دم بھر میں سب کارخانہ ختم ہے۔ پس چاہئے کہ ان باتوں پر غور کرو اور ان کو یاد رکھو اور عمل کرو۔“

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 343 تا 344، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپؐ کی سیرت کا اور اُسوہ کا مضمون تو نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔ ہر خُلق میں آپ کا عظیم نمونہ ہے اور کیوں نہ ہو۔ آپ ایک عظیم معلّم ہیں اور معلّمِ اخلاق ہیں۔ اگر کوئی برا بھی ہے جو آپ کے پاس آیا تو آپ اس سے بھی اخلاق سے پیش آئے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ اپنے گھرانے میں بہت ہی بُرا بھائی ہے۔ مطلب سلوک اچھا نہیں ہے اپنے بھائی کی حیثیت سے۔ اور اپنے خاندان کا بہت ہی بُرا بیٹا ہے۔ جب وہ آ کر بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے نہایت خوش اخلاقی سے گفتگو فرمائی۔ باوجود اس کے کہ وہ بُرا بھائی تھا اور بُرا بیٹا تھا اور اس میں بداخلاقیاں تھیں۔ آپ نے اس سے نہایت خوش اخلاقی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! جب آپ نے اسے دیکھا تو آپ نے اس کے بارے میں فلاں فلاں بات کی تھی اور پھر اس سے گفتگو کے دوران آپ نے کمال خندہ پیشانی کا مظاہرہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا عائشہ! تُو نے کب مجھے بدزبانی کرتے ہوئے پایا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ یقیناً سب سے بُرا آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہو گا جس کی بدی سے ڈر کر لوگ اس کی ملاقات چھوڑ دیں۔“

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب لم یکن النبیؐ فاحشا ولا متفحشا، حدیث 6032)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک موقع پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کس طرح پتا چلے کہ مَیں اچھا کر رہا ہوں یا برا کر رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے پڑوسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم اچھے ہو تو سمجھو کہ تمہارا طرزِ عمل اچھا ہے۔ اور جب پڑوسی کہے کہ تم بُرے ہو اور تمہارا رویّہ بُرا ہے پھر سمجھ لو کہ تم بُرے ہو اور تمہارا رویّہ جو ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الثناء الحسن، حدیث 4223)

پس اپنے اخلاق ہر حال میں اچھے رکھنے کی ضرورت ہے اور یہی آج ایک احمدی کا شیوہ ہونا چاہئے۔ آج مسلمانوں میں جو فتنے ہیں، فساد ہیں ان کی بنیادی وجہ ہی یہی ہے کہ اخلاق کے معیار گر گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو لوگ بھول گئے ہیں اور صرف زبانی دعوے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے“۔ فرماتے ہیں کہ ”میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خَلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سودے خود خرید لایا کرتے تھے۔ ایک بار آپ نے کچھ خریدا تھا۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور مجھے دے دیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جس کی چیز ہو اس کو ہی اٹھانی چاہئے“۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”اس سے یہ نہیں نکلنا چاہئے کہ آپ لکڑیوں کا گٹھا بھی اٹھا کر لایا کرتے تھے“ فرماتے ہیں کہ ”غرض ان واقعات سے یہ ہے کہ آپکی سادگی اور اعلیٰ درجے کی بے تکلّفی کا پتا لگتا ہے۔“ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 44 تا 45، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ آپ کی نبوت کے زمانے میں سے تیرہ سال مصائب اور شدائد کے تھے اور دس سال قوت و ثروت اور حکومت کے۔ مقابل میں کئی قومیں۔ اوّل تو اپنی ہی قوم تھی۔ یہودی تھے۔ عیسائی تھے۔ بت پرست قوموں کا گروہ تھا۔ مجوس تھے وغیرہ۔ جن کا کام کیا ہے؟ بت پرستی۔ جو ان کا حقیقی خدا کے اعتقاد سے پختہ اعتقاد اور مسلک تھا۔ وہ کوئی کام کرتے ہی نہ تھے جو اُن بتوں کی عظمت کے خلاف ہو۔ شراب خوری کی یہ نوبت کہ دن میں پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ شراب بلکہ پانی کی بجائے شراب ہی سے کام لیا جاتا تھا۔ حرام کو تو شیرِ مادر جانتے تھے اور قتل وغیرہ تو ان کے نزدیک ایک گاجر مولی کی طرح تھا۔ غرض کُل دنیا کی

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو۔“ (بیہقی فی شعب الایمان)

طالبِ دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

کلامُ الامام

”علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔“
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اقوام کا نچوڑ اور گندے عقائد کا عطر ان کے حصے میں آیا ہوا تھا۔ اس قوم کی اصلاح کرنی اور پھر ان کو درست کرنا اور پھر اس پر زمانہ وہ کہ یکا وتنہا بے یارو مددگار پھرتے ہیں۔ کبھی کھانے کو ملا اور کبھی بھوکے ہی سو رہے۔ جو چند ایک ہمراہی ہیں ان کی بھی ہر روز بُری گت بنتی ہے۔‘‘ (یعنی مکّہ میں بہت برے حالات تھے۔ فاقوں تک نوبت آتی تھی اور جو ساتھی تھے، مسلمان ہونے والے تھے ان کو بھی روز ماریں پڑا کرتی تھیں۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’بے کس اور بے بس۔ اِدھر کے اُدھر اور اُدھر کے اِدھر مارے مارے پھرتے ہیں۔ وطن سے بے وطن کر دیئے گئے ہیں۔‘‘ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’پھر دوسرا زمانہ تھا‘‘ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا) ’’کہ تمام جزیرہ عرب ایک سرے سے دوسرے سرے تک غلام بنا ہوا ہے۔ کوئی مخالفت کے رنگ میں چُوں بھی نہیں کرسکتا اور ایسا اقتدار اور رعب خدا نے دیا ہوا ہے کہ اگر چاہتے تو کُل عرب کو قتل کر ڈالتے۔ اگر ایک نفسانی انسان ہوتے تو ان سے ان کی کرتوتوں کا بدلہ لینے کا عمدہ موقع تھا‘‘ (جو پہلے ظلم ہوتے رہے تھے۔) ’’جب الٹ کر مکہ فتح کیا تو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ فرمایا۔ غرض اس طرح سے جو دونوں زمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئے اور دونوں کے واسطے ایک کافی موقع تھا کہ اچھی طرح سے جانچے پرکھے جاتے اور ایک جوش یا فوری ولولہ کی حالت نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح کے اخلاق فاضلہ کا پورا پورا امتحان ہو چکا تھا اور آپ کے صبر، استقلال، عفّت، حلم، بردباری، شجاعت، سخاوت، جُود وغیرہ وغیرہ کُل اخلاق کا اظہار ہو چکا تھا اور کوئی ایسا حصہ نہ تھا کہ باقی رہ گیا ہو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 195 تا 196، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آج اگر حقیقی خوشی منانی ہے تو پھر آپ کے اُسوہ پر عمل کر کے منائی جاسکتی ہے جہاں عبادتوں کے معیار بھی بلند ہوں۔ جہاں توحید پہ بھی کامل یقین ہو اور اعلیٰ اخلاق کے معیار بھی بلند ہوں۔ اگر یہ نہیں تو ہم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں۔ اگر ہم عمل نہیں کر رہے تو وہ لوگ جو بکھرے ہوئے ہیں اور عارضی لیڈر اور نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر لوگوں کے لئے تنگیوں کے سامان کر رہے ہیں ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا تقاضا یہی ہے کہ ہر کام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو سامنے رکھیں۔ اللہ کرے کہ اس کی ہم سب کو توفیق ملے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرّب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔‘‘ (اتمام الحجۃ، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 308)

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ سسٹر سلمیٰ غنی صاحبہ امریکہ کا ہے۔ فلاڈلفیا میں رہتی تھیں۔ 20 نومبر کو 83 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ امیر صاحب امریکہ لکھتے ہیں کہ 1960-61ء میں چھبیس سال کی عمر میں انہوں نے بیعت کی اور جماعت میں شامل ہوئیں۔ پیشے کے لحاظ سے سکول ٹیچر تھیں۔ ان کو 1975-76ء کے جلسے میں ربوہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ بہت خوشی سے وہاں کے واقعات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا ذکر کیا کرتی تھیں۔ ان کو تقریباً پندرہ سال بطور صدر لجنہ امریکہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے بہت محنت سے کام کیا اور لجنہ اماء اللہ امریکہ کو ایک نئے لیول تک لے گئیں۔ آپ کو کئی مرتبہ فلاڈلفیا کی صدر لجنہ کے طور پر بھی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔ ہمیشہ جماعت کی ترقی کے لئے کوشاں رہتی تھیں۔ آپ کی بڑی خواہش تھی کہ فلاڈلفیا میں مسجد مکمل ہو اور اس کے لئے آپ دعائیں بھی کیا کرتی تھیں۔ امید ہے انشاء اللہ اب جلدی مکمل ہو جائے گی۔ محترم امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مقامی صدر صاحب کا کہنا ہے کہ بحیثیت صدر جماعت میرے ساتھ ان کا بہت اطاعت کا تعلق اور تعاون تھا۔ تمام ایکٹیویٹیز (activities) کو شیئر (share) کیا کرتی تھیں۔ صدر صاحب مزید کہتے ہیں کہ دو ماہ قبل آپ کو معدے کے کینسر کا علم ہوا۔ میں وفات سے ایک ہفتہ قبل ان سے ملنے گیا تو کہنے لگیں کہ میری وصیت سن لو۔ ڈاکٹر چار چھ مہینے کہتے ہیں لیکن چند دنوں کی بات ہے۔ جنازہ تم نے پڑھانا ہے۔ تین دن سے زیادہ انتظار نہیں کرنا۔ وِلنگ بارو (Willingborough) کی مسجد میں جنازہ ہوگا۔ قبر کا بندوبست فلاڈلفیا میں ہو چکا ہے۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ کے خاندان میں کوئی احمدی یا مسلمان بھی نہیں تھا۔ لیکن آپ کا دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ سلوک بہت اچھا تھا۔ صدر لجنہ امریکہ لکھتی ہیں کہ آپ کی پرورش عیسائی ماحول میں ہوئی لیکن پندرہ سال کی عمر سے ہی آپ کے ذہن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت اور عیسائیت کے غلط عقیدہ کفّارہ کے بارے میں سوال اٹھنے لگے۔ آپ ایک ایسے مذہب کی تلاش میں تھیں جس سے آپ کے دل و دماغ کو اطمینان پہنچے۔ اسی جستجو میں انہوں نے کیتھولک ازم کا گہرا مطالعہ کیا اور دیگر مذاہب یعنی بدھ مت، ہندو مت اور مختلف عیسائی فرقوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ہر مذہب میں اچھی تعلیمات پائیں لیکن ان میں سے کوئی مذہب آپ کی مطلوبہ توقعات پہ پورا نہ اترا۔ چنانچہ اسی اثناء میں آپ کے ایک دوست نے، جس نے کچھ عرصہ قبل ہی اسلام قبول کیا تھا آپ کو ایک پمفلٹ دیا جس میں لکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ اس پمفلٹ کو دیکھتے ہی آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور آپ نے کہا کہ مَیں ایک بار پھر زندہ ہو گئی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ایک حصہ میرے وجود کا کئی سالوں سے مردہ تھا۔ اس پمفلٹ میں آپ کے ذہن میں اٹھنے والے تمام سوالوں کے جواب تھے۔ اس کے بعد آپ مسجد گئیں اور وہاں سے مختلف کتب کو خریدا۔ ان کا مطالعہ بھی کیا۔ آخرکار آپ نے امریکہ کے شہر فلاڈلفیا میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس جگہ رہائش رکھی۔ ایک مرتبہ ذکر کیا کہ یہ وہی پمفلٹ تھا جس پر لکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی جو میرے اسلام لانے کی وجہ بنا جو کہ سچا اور حقیقی مذہب ہے۔ بطور احمدی ستاون (57) سالہ زندگی بسر کی۔ اس میں آپ نے جماعت اور خلافت احمدیہ سے اخلاص و وفا اور پیار و محبت کا اعلیٰ ترین نمونہ قائم کیا۔ اطاعت میں دوسروں کے لئے ایک مثال تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دَور میں پندرہ سال تک بطور صدر لجنہ امریکہ خدمت کی توفیق پائی اس کے بعد بطور اعزازی ممبر لجنہ خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کو افریقن امریکن ڈیسک کی لجنہ کی مشاورتی کمیٹی کے صدر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کا دل ہر وقت تبلیغی امور کی طرف مائل رہتا تھا۔ آپ کا تعلق چونکہ عیسائی گھرانے سے تھا اس لئے نہایت عالمانہ انداز میں مؤثر طریق پر عیسائیوں کو تبلیغ کرتی تھیں۔ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں بہت سے لوگوں نے احمدیت قبول کی اور اس طرح آپ بہت سارے لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنیں۔ ہمیشہ بھائی چارہ اور پیار اور محبت کا سلوک کرنے کی نصیحت کرتی تھیں۔ غانا اور نائیجیریا کے متعدد سفروں کے بعد آپ ہر جگہ ’’آنٹی سلمیٰ غنی‘‘ کے نام پر پہچانی جاتی تھیں۔ جماعت امریکہ میں آپ ہمیشہ ایک نہایت پارسا اور پرہیزگار اور ہر دلعزیز خاتون کے طور پر یاد رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور باقی جو اِن کے ذریعہ سے احمدی ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے اور امریکہ جماعت کو توفیق دے، امریکنوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اسلام کے حقیقی پیغام کو سننے سمجھنے والے اور قبول کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’قوم بننے کیلئے یگانگت
اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے۔‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 05 دسمبر 2014ء)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں
اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

خطبہ جمعہ

یہ بات ہمیشہ ایک مومن کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ دنیاوی چیزوں کی محبت ایسی نہ ہو جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے

آجکل جو مسلمان ملکوں میں فساد کی حالت ہے وہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دین سے دُور ہٹے ہوؤں کی اور دنیاداروں کی حالت بتائی تھی وہ مسلمانوں کی ہے لیڈر ہیں تو دولت سمیٹنے کے لئے عوام کی خدمت کا نعرہ لگا کر حکومت میں آتے ہیں اور پھر دونوں ہاتھوں سے وہ لوٹ مچاتے ہیں کہ تصور سے باہر ہے علماء کو عوام کے دین کی بہتری کی فکر کم ہے۔ اصل کوشش یہ ہے کہ دین کے نام پر عوام کو اپنے پیچھے چلائیں اور کسی طرح حکومت میں آئیں یا حکومت سے مفاد اٹھائیں اور دولت اکٹھی کریں اور جائدادیں بنائیں، نام تو یہ اللہ کا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف کا کوئی بھی اظہار ان کے عمل سے نہیں ہو رہا ہوتا۔ پاکستان میں یہ حالات ہم عام دیکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو، ان حکمرانوں کو، ان بادشاہوں کو، ان مفاد پرستوں کو عقل دے کہ وہ دولتیں سمیٹنے کی بجائے دولت کا صحیح استعمال کرنے والے ہوں اس کا صحیح مَصرف کرنے والے ہوں، اس سے جہاں یہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے وہاں دنیاوی اعتبار سے بھی ان کی ایک طاقت ہوگی

ایک مومن کا کام ہے کہ دنیاوی چیزوں پر فخر کرنے اور اسکے حصول کیلئے اپنی تمام تر کوششیں صَرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا تلاش کرے

بعض ملک بڑے ملکوں کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں ان کو خدا بنا لیتے ہیں، یہ سب چیزیں ختم ہونے والی ہیں، مسلمان ممالک کے لیڈر جو دنیاوی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور جنہوں نے عملاً خدا تعالیٰ کے بجائے بڑی طاقتوں کو اپنا خدا بنایا ہوا ہے اور سمجھتے ہیں کہ ان سے دوستی ہماری بقا اور ترقی کی ضمانت بن سکتی ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے زوال آتا ہے تو پھر دنیاوی دوستیاں اور معاہدے کام نہیں آیا کرتے، لگتا ہے کہ اب ان بڑی طاقتوں پہ بھی خاص طور پہ امریکہ پہ بھی یہ کام شروع ہو چکا ہے اور نتیجہ کب نکلتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، لیکن مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوششیں اب ان حالات میں مزید تیز تر ہوں گی اس لئے مسلمان دنیا کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے

سب سے بڑھ کر ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کو پہچانیں جس کے ساتھ جڑ کر یہ آپس میں بھی اور دنیا میں بھی امن قائم کرنے والے بن سکتے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8؍دسمبر 2017ء بمطابق 8؍فتح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ (آل عمران:15)۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ لوگوں کے لئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نقشہ کھینچا ہے یا ان لوگوں کی حالت بیان کی ہے جو خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اور دنیا کا حصول ہی ان کا مقصد ہوتا ہے اور جب انسان خدا تعالیٰ کو بھولتا ہے تو پھر شیطان اس پر قبضہ کر لیتا ہے۔ گو یہ سب چیزیں خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہیں اور ان سے فائدہ بھی اٹھانا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہمیں بڑا واضح فرمایا کہ دنیا کے کاروباروں سے الگ ہونا بھی غلط ہے۔ شادیاں کرنی بھی ضروری ہیں اور یہ سنّت ہے۔ اسی طرح دوسرے کام ہیں۔ صحابہ بھی کیا کرتے تھے۔ بعض صحابہ کی کروڑوں کی جائیدادیں تھی۔ لیکن وہ رُو بہ دنیا نہیں تھے۔ دنیا پہ گرے ہوئے نہیں تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشّمس :10)۔'' (یعنی جس نے نفس کو پاک کیا وہ اپنے مقصود کو پا گیا۔) آپ فرماتے ہیں کہ: ''تجارت کرو۔ زراعت کرو۔ ملازمت کرو اور حرفت کرو۔ جو چاہو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔''

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 260 تا 261، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ''حقوقِ نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 248، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ بات ہمیشہ ایک مومن کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ دنیاوی چیزوں کی محبت ایسی نہ ہو جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس آیت میں زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ کہ لوگوں کے لئے شہوات کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے اور پھر آگے اس کی تفصیل بھی بیان کی کہ کون کون سی چیزیں ہیں اور یہ چیزیں ایسے لوگ صرف گزارے کے لئے نہیں چاہتے بلکہ یہ ان انسانوں کا ذکر ہے جو دنیا کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور صرف ان چیزوں کے حصول کی فکر ہے۔

شہوۃ کے معنی ہیں کسی چیز کی شدید خواہش اور چاہت اور اس کی ہر وقت فکر کرتے رہنا۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ ایسی چیز یا مقصد جو صرف نفسانی خواہشات پر منحصر ہو۔ گھٹیا ہو یا جنسی خواہش بڑھی ہوئی ہو اس کو بھی شہوۃ کہتے ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ ان چیزوں کی محبت انسان کے دل میں ڈالی گئی ہے تو یہ محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے۔ اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے والی بات نہیں ہے بلکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ عام چاہت یا پسندیدگی نہیں ہے یا خوبصورتی نہیں ہے بلکہ اس حد تک اس خوبصورتی کی چاہت اور خواہش ہے کہ انسان اس کے حصول کے لئے ہر وقت بے چین اور بے قرار رہتا ہے۔ ایک غیر معمولی پیار ان دنیاوی چیزوں سے رکھتا ہے۔ پس جب اس حد تک انسان ان چیزوں میں ڈوب جائے تو پھر یہ صرف اللہ تعالیٰ کی نعمتیں نہیں رہتیں بلکہ یہ شیطانی خواہشات ہیں اور پھر ان کے حصول کے لئے ہر ناجائز حربہ انسان کو اختیار کرنا پڑے تو کرتا ہے اور یہ ہم دنیاداروں میں عام دیکھتے ہیں۔ دولت کے لئے، دنیاوی رتبہ کے لئے، عورتوں سے غلط تعلقات کے لئے یہ لوگ تمام حدیں عبور کر جاتے ہیں یا شادیاں بیاہ بھی کرتے ہیں تو دولت حاصل کرنے کے لئے۔ خواہش یہ ہوتی ہے کہ دولت مند بیوی لے کر آئیں۔ اسی طرح دوسرے کاموں میں صرف اور صرف دنیا مدّنظر ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایسی خوبصورت اور پاکیزہ تعلیم دی ہے اور ہوشیار بھی کیا ہے کہ ان چیزوں سے بچو یعنی کہ اس حد تک نہ جاؤ کہ یہ صرف تمہارا زندگی کا مقصد بن جائے کیونکہ یہ دنیا کے عارضی سامان ہیں۔ اپنی فکر کرو کہ تم نے خدا تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے اس کے حضور حاضر ہونا ہے۔ بدقسمتی سے پھر بھی مسلمان اکثریت کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان دنیاوی چیزوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور اپنی زندگی کے مقصد کو بھول گئے ہیں۔ علماء بھی، قوم کے رہنما بھی اور ہر وہ شخص جس کو موقع ملتا ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی ہو ہم یہ دنیاوی چیزیں حاصل کریں۔ جب ایسی خواہشات قوم کے لیڈروں میں پیدا ہو جائیں تو پھر ملکوں اور قوموں کو نقصان بھی پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ آجکل مسلمان ملکوں میں جو فساد کی حالت ہے وہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین سے دُور ہٹے ہوؤں کی اور دنیاداروں کی جو حالت بتائی تھی وہ مسلمانوں کی ہے۔ لیڈر ہیں تو دولت سمیٹنے کے لئے عوام کی خدمت کا نعرہ لگا کر حکومت میں آتے ہیں اور پھر دونوں ہاتھوں سے وہ لوٹ مچاتے ہیں کہ تصور سے باہر ہے۔ علماء کو عوام کے دین کی بہتری کی فکر کم ہے۔ اصل کوشش یہ ہے کہ دین کے نام پر عوام کو اپنے پیچھے چلائیں اور کسی طرح حکومت میں آئیں یا حکومت سے مفاد اٹھائیں اور دولت اکٹھی کریں اور جائدادیں بنائیں۔ نام تو یہ اللہ کا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف کا کوئی بھی اظہار ان کے عمل سے نہیں ہو رہا ہوتا۔ پاکستان میں یہ حالات ہم عام دیکھتے ہیں۔ مسلمان لیڈر مسلمان عوام کو گاجر مولی کی طرح قتل کر رہے ہیں۔ کوئی حیثیت انسانی جان کی نہیں ہے۔ لیکن حکومت نہیں چھوڑتے۔ کئی ملکوں میں ایسی حرکتیں ہو رہی ہیں اور کوشش یہ ہے کہ ہم حکومتوں پہ بیٹھے رہیں اور اپنی طاقت کا اظہار بھی کرتے رہیں اور دولت بھی سمیٹتے رہیں۔ کسی طرح ان کے پیٹ بھرتے نہیں۔ کیا وجہ ہے کہ کئی مسلمان ملکوں کے پاس دولت ہے، قدرتی وسائل ہیں اور پھر بھی ایسی بری حالت ہے کہ غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے اور ایک وقت کی روٹی مشکل سے ملتی ہے۔ سعودی عرب کو یہ بڑا امیر ملک کہتے ہیں لیکن وہاں بھی اب غربت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ پہلے بھی غریب تھے اور اب اَور بڑھتے جا رہے ہیں۔ تیل کی دولت ہونے کے باوجود غربت کی انتہا ہو رہی ہے۔ صرف شہزادوں کے، امیروں کے، لیڈروں کے حالات اچھے ہیں۔ وہ ایک

ایک دن میں کئی کئی ملین ڈالر خرچ کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ دولت بھی ناجائز ذریعہ سے حاصل کرتے ہیں یا غریب کا حق مار کر حاصل کرتے ہیں اور خرچ بھی ناجائز طریق پر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو، ان حکمرانوں کو، ان بادشاہوں کو، ان مفاد پرستوں کو عقل دے کہ وہ دولتیں سمیٹنے کی بجائے دولت کا صحیح استعمال کرنے والے ہوں۔ اس کا صحیح مَصرف کرنے والے ہوں۔ اس سے جہاں یہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے وہاں دنیاوی اعتبار سے بھی ان کی ایک طاقت ہوگی۔ غیر مسلم طاقتیں ان کو اپنے پیچھے چلانے کی بجائے اور آنکھیں دکھانے کی بجائے ان کی بات ماننے والی ہوں گی۔ آجکل جو بڑا شور اٹھا ہوا ہے کہ امریکن صدر نے اپنا سفارتخانہ یروشلم میں منتقل کرنے کا کہا ہے اور اسے دارالحکومت تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ عملاً تو وہاں اسرائیل کے سارے دفاتر پہلے سے ہی موجود ہیں لیکن باہر کی دنیا نے اسے تسلیم نہیں کیا تھا۔ اب اس اعلان کے بعد باہر کی دنیا میں بڑا شور ہے۔ لیکن وہ شور تو ہے حکومتیں مخالفت بھی کر رہی ہیں لیکن یہ سب کچھ مسلمانوں کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ مسلمان ملکوں کی آپس کی جنگیں ہیں اور ملکوں کے اندر کی بے چینیاں جو ہیں اس نے غیروں کو بھی یہ موقع دیا ہے کہ یہ حالات پیدا کریں اور اس قسم کے اعلان کریں۔ امریکی صدر یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں امن کے حالات کبھی قائم نہ ہوں اور یہ اپنی من مانی کرتے رہیں۔ سعودی عرب اب یہ اعلان کر رہا ہے کہ امریکی صدر کا فیصلہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ چند دن پہلے ہر بات میں ان کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔ ایران کے خلاف اعلان پر امریکہ کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔ اس وقت ان کو روکنا چاہئے تھا کہ ہم ہر مسلمان ملک کے ساتھ ہیں۔ اس لئے کسی بھی بڑی طاقت کے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کو ہم برداشت نہیں کریں گے۔ اسی طرح یمن کے خلاف جو کارروائی کر رہے ہیں ان میں بھی بڑی طاقتوں سے مدد لے رہے ہیں۔ وہاں اپنی طاقت کے اظہار کے لئے، خطے میں اپنی بادشاہت کے رعب کے لئے اور امریکی مفادات سے فائدہ اٹھانے کے لئے امریکہ کی ہاں میں ہاں ملائی۔ دنیا کے عارضی سامان کے لئے خدا تعالیٰ کے حکموں سے دور چلے گئے۔ اب اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کا یہی نتیجہ نکلنا تھا جو نکل رہا ہے۔ پھر یہ لوگ سر پر چڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کی مثال جو صرف دنیا کی تلاش میں رہتے ہیں اور دنیاوی خواہشات کی تکمیل کی فکر میں رہتے ہیں اس خارش والے مریض کی دی ہے جس کو کھجلانے سے لذت ملتی ہے اور وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اپنے جسم کو کھجلا کر مجھے بڑی راحت محسوس ہو رہی ہے اور اس طرح وہ اپنا جسم زخمی کر لیتا ہے۔ کھجلانے سے اس کو عارضی طور پر آرام مل رہا ہوتا ہے جبکہ اس کی کھال ادھڑ رہی ہوتی ہے اور بعض اپنا بے انتہا خون نکال لیتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 155، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ چیزیں جن کی انسان ضرورت سے زیادہ خواہش کرتا ہے یہ آخر میں بے چینیوں کے سامان پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری طاقت بڑھ رہی ہے یا ہمارے گروہ بڑے ہو رہے ہیں۔ لیکن اصل میں یہ لوگ اپنا ہی خون نکال رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اِس کے سوا ہے۔ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (الحدید:21) کہ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ اس زندگی کی مثال اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے پھر تُو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رِضوان بھی ہے جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے۔

پس ایک مومن کا کام ہے کہ دنیاوی چیزوں پر فخر کرنے اور اس کے حصول کے لئے اپنی تمام تر کوششیں صَرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا تلاش کرے اور خارش کے مریض کی طرح بن کر اپنی زندگی اور عاقبت برباد نہ کرے۔ اس دنیاوی زندگی کے سامانوں اور اس کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک مجلس میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ’’جس قدر انسان کشمکش سے بچا ہوا ہو اُسی قدر اس کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔‘‘ (یعنی دنیاوی خواہشات، کشمکش، اس کے لئے کوششیں۔) فرمایا ’’کشمکش والے کے سینے میں آگ ہوتی ہے اور وہ مصیبت میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں یہی آرام ہے کہ کشمکش سے نجات ہو‘‘۔ (ضرورت سے زیادہ جو کوششیں دنیا کے لئے ہیں اس سے نجات حاصل کرو۔) آپ فرماتے ہیں ’’کہتے ہیں کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا۔ راستے میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا سَتر ہی ڈھانکا ہوا تھا۔‘‘ (تھوڑے سے کپڑے تھے۔ مشکلوں سے ننگ ڈھانپا ہوا تھا) ’’اس نے اس سے پوچھا‘‘ (اس سوار نے) ’’کہ سائیں جی کیا حال ہے؟ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جس کی ساری مرادیں پوری ہوگئی ہوں اس کا حال کیسا ہوتا ہے۔ اُسے (سوار کو بڑا) تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح حاصل ہوگئی ہیں۔ فقیر نے کہا کہ جب ساری مرادیں ترک کر دیں تو گویا سب حاصل ہوگئیں‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’حاصل کلام یہ ہے کہ جب یہ سب حاصل کرنا چاہتا ہے تو تکلیف ہی ہوتی ہے لیکن جب قناعت کر کے سب کو چھوڑ دے تو گویا سب کچھ ملنا ہوتا ہے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’نجات اور مُکتی یہی ہے کہ لذّت ہو۔ دکھ نہ ہو۔ دکھ والی زندگی تو نہ اِس جہان کی اچھی ہوتی ہے اور نہ اُس جہان کی‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ ’’..... یہ زندگی تو بہرحال ختم ہو جائے گی کیونکہ یہ برف کے ٹکڑے کی طرح ہے خواہ اس کو کیسے ہی صندوقوں اور کپڑوں میں لپیٹ کر رکھو لیکن وہ پگھلتی ہی جاتی ہے‘‘۔ (آپ نے برف کے ساتھ زندگی کی یہ مثال دی کہ اسی طرح کم ہوتی جاتی ہے۔) فرماتے ہیں کہ ’’اسی طرح پر خواہ زندگی کے قائم رکھنے کی کچھ بھی تدبیریں کی جاویں لیکن یہ سچی بات ہے کہ وہ ختم ہوتی جاتی ہے اور روز بروز کچھ نہ کچھ فرق آتا ہی جاتا ہے۔ دنیا میں ڈاکٹر بھی ہیں۔ طبیب بھی ہیں مگر کسی نے عمر کا نسخہ نہیں لکھا‘‘۔ (کوئی یہ نسخہ لکھ کے نہیں دے سکتا کہ ہمیشہ انسان زندہ رہے گا یا اتنی عمر ہوگی۔) آپ فرماتے ہیں: ’’جب لوگ بڈھے ہو جاتے ہیں پھر ان کو خوش کرنے کو بعض لوگ آ جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ابھی تمہاری عمر کیا ہے؟‘‘ (تھوڑی سی عمر ہے۔ ساٹھ ستّر برس کی عمر ہے۔ یہ بھی کوئی عمر ہوتی ہے۔ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب عارضی باتیں ہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’انسان عمر کا خواہشمند ہو کر نفس کے دھوکوں میں پھنسا رہتا ہے۔ دنیا میں عمریں دیکھتے ہیں کہ ساٹھ کے بعد تو قویٰ بالکل گداز ہونے لگتے ہیں۔ بڑا ہی خوش قسمت ہوتا ہے جو اسّی یا بیاسی تک عمر پائے اور قُویٰ بھی کسی حد تک اچھے رہیں ورنہ اکثر نیم سودائی سے ہو جاتے ہیں۔ اسے نہ تو پھر مشورہ میں داخل کرتے ہیں‘‘ (یعنی دوسرے لوگ اس سے مشورہ بھی نہیں لیتے) ’’اور نہ اس میں عقل اور دماغ کی کچھ روشنی باقی رہتی ہے۔ بعض وقت ایسی عمر کے بڈھوں پر عورتیں بھی ظلم کرتی ہیں کہ کبھی کبھی روٹی دینی بھی بھول جاتے ہیں‘‘۔ (گھر والوں کا بھی بعض دفعہ بعض لوگوں سے اچھا سلوک نہیں ہوتا۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’مشکل یہ ہے کہ انسان جوانی میں مست رہتا ہے اور مرنا یاد نہیں رہتا‘‘ (اور اسی طرح جو بااختیار انسان ہوتا ہے وہ اس کو سمجھتا ہے کہ ہمیشہ یہی حالت رہنی ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’بُرے بُرے کام اختیار کرتا ہے اور آخر میں جب سمجھتا ہے تو پھر کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ غرض اس جوانی کی عمر کو غنیمت سمجھنا چاہئے‘‘۔ آپ نے وہاں مجلس میں بیٹھے ہوئے ہندو دوست شرمپت کو سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ’’جس قدر ارادے آپ نے اپنی عمر میں کئے ہیں ان میں سے بعض پورے ہوئے ہوں گے۔ مگر اب سوچ کر دیکھو کہ وہ ایک بلبلے کی طرح تھے جو فوراً معدوم ہو جاتے ہیں اور ہاتھ پلّے کچھ نہیں پڑتا۔ گزشتہ آرام سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس کے تصور سے دکھ بڑھتا ہے‘‘۔ (جب انسان گزشتہ آرام سے گزر جاتا ہے اور پھر تکلیفوں میں آ جاتا ہے تو فرمایا کہ اس کو فائدہ کوئی نہیں ہوتا۔ انسان اس کو سوچتا ہے تو اس سے پھر دکھ بڑھ جاتا ہے۔) فرمایا کہ ’’اس سے عقل مند کے لئے یہ بات نکلتی ہے کہ انسان اِبنُ الوقت ہو‘‘۔ (اس وقت کے مطابق چلے، پہچانے۔) ’’رہی زندگی انسان کی جو اس کے پاس موجود ہے۔ جو گزر گیا وہ وقت مر گیا۔ اس کے تصورات بے فائدہ ہیں۔ دیکھو جب ماں کی گود میں ہوتا ہے اس وقت کیا خوش ہوتا ہے۔ سب اٹھائے ہوئے پھرتے ہیں۔ وہ زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا بہشت ہے اور اب یاد کر کے دیکھو کہ وہ زمانہ کہاں ہے؟‘‘ (وہ بھی گزر گیا۔ دنیا کی ساری چیزیں عارضی ہیں۔ آسانیاں بھی عارضی ہیں۔ اس لئے کسی کو جب آسانیاں ملیں، اختیارات ملیں، حکومتیں ملیں تو ان چیزوں کو سامنے رکھنا چاہئے۔) آپ نے فرمایا کہ ’’یہ زمانے پھر کہاں مل سکتے ہیں؟‘‘ آپ ایک واقعہ حکایت، روایت بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ’’ایک بادشاہ چلا جاتا تھا۔ چند چھوٹے لڑکوں کو دیکھ کر رو پڑا کہ جب سے اس صحبت کو چھوڑا دکھ پایا ہے‘‘۔ (رو اس لئے پڑا کہ چھوٹے بچے کھیل رہے ہیں اور ہر فکر سے آزاد ہیں۔ اس کو اپنا یہی بچپن یاد آ گیا کہ کیا وہ زمانہ تھا اور اب ایسا زمانہ ہے۔ تو بادشاہوں کو بھی باوجود آراموں کے سکون اور چین نہیں آتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ صرف یہ ہے کہ احساس ہونا چاہئے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’پیرانہ سالی کا زمانہ بُرا ہے۔ اس وقت عزیز بھی چاہتے ہیں کہ مر جاوے اور مرنے سے پہلے قویٰ مر جاتے ہیں۔‘‘ (بعضوں عزیزوں کے دل ایسے سخت ہوتے ہیں کہ وہ مریض کی حالت دیکھ کے یا بڑھاپا دیکھ کے کہتے ہیں کہ اس نے ہمارے پہ کیا بوجھ ڈالا ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں زندگی کے بارے میں ہی فرماتے ہیں کہ) ’’دانت گر جاتے ہیں۔ آنکھیں جاتی رہتی ہیں اور خواہ کچھ ہی ہو آخر پتھر کا پُتلا ہو جاتا ہے۔ شکل تک بگڑ جاتی ہے اور بعض ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ آخر خودکشی کر لیتے ہیں‘‘۔ (اور یہ بھی ہم زمانے میں دیکھتے ہیں کہ دنیا میں اسی طرح ہو رہا ہے۔ تو انسان کی تو کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن پھر بھی جب اس کو طاقت مل رہی ہوتی ہے تو جو جوانی ہوتی ہے، جب دولت حاصل کرنے کا وقت ہو رہا ہوتا ہے، طاقت ہوتی ہے اس وقت وہ بھول جاتا ہے کہ آئندہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’بعض اوقات جن دکھوں سے بھاگنا چاہتا ہے یکدفعہ ان میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اگر اولاد ٹھیک نہ ہو تو اَور بھی دکھ اٹھاتا ہے۔ اس وقت سمجھتا ہے کہ غلطی کی اور عمر یوں ہی گزر گئی۔‘‘ (اس وقت یاد آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا ہی بہتر تھا اور اس کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے تھی بجائے اس کے کہ دنیا میں پڑ کے انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ پس بہت سے فرعون بھی گزرے۔ ہامان بھی گزرے بڑے بڑے طاقتور لوگ آئے جن کی زندگیوں پر اگر انسان غور کرے تو ان سے پتا چلتا ہے کہ ان کو ان کی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے...... میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

دنیاوی جاہ وحشمت کوئی فائدہ نہیں دے سکی۔ آج کی جو حکومتیں ہیں وہ اختیارات کے لحاظ سے اِن سے زیادہ طاقتور حکومتیں تھیں لیکن سب ختم ہوگئیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’عقل مند وہی ہے جو خدا کی طرف توجہ کرے۔ خدا کو ایک سمجھے اس کے ساتھ کوئی نہیں۔ ہم نے آزما کر دیکھا ہے نہ کوئی دیوی نہ دیوتا کوئی کام نہیں آتا۔ اگر یہ صرف خدا کی طرف نہیں جھکتا تو کوئی اس پر رحم نہیں کرتا۔ اگر کوئی آفت آ جاوے تو کوئی نہیں پوچھتا۔ انسان پر ہزاروں بلائیں آتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ ایک پروردگار کے سوا کوئی نہیں۔ وہی ہے جو ماں کے دل میں بھی محبت ڈالتا ہے۔ اگر اس کے دل کو ایسا پیدا نہ کرتا تو وہ بھی پرورش نہ کر سکتی۔ اس لئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو‘‘۔ یہ آپ نے اس ہندو کو نصیحت کی۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 422 تا 425، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

دیوی دیوتا ظاہری شکل میں بھی بعض مذہب میں لوگ بناتے ہیں اور یہ جو دنیاوی چیزیں ہیں، مال ہے، اولاد ہے، طاقت ہے، حکومت ہے۔ یہ بھی انسان اللہ تعالیٰ کے شریک بنا کر کھڑے کر لیتا ہے۔ اور پھر دوستیاں ہیں یا جیسا میں نے مثال دی کہ بعض ملک بڑے ملکوں کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں۔ ان کو خدا بنا لیتے ہیں تو یہ سب چیزیں ختم ہونے والی ہیں۔ اور پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جہنم ایسوں کا ٹھکانہ بن جاتی ہے۔ پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’یہ خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاوے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے اور خدا کسی کے دھوکے میں نہیں آتا۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ ریاکاری اور فریب سے خدا کو ٹھگ لوں گا تو یہ حماقت اور نادانی ہے۔ وہ خود ہی دھوکہ کھا رہا ہے۔ دنیا کے زیب، دنیا کی محبت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے۔ اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہئے تھا۔ جس حالت میں عقل مند انسان کسی کے دھوکہ میں نہیں آسکتا تو اللہ تعالیٰ کیونکر کسی کے دھوکہ میں آسکتا ہے۔ مگر ایسے افعالِ بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور سب سے بڑا گناہ جس نے اس وقت مسلمانوں کو تباہ حال کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت لوگ اسی غم وہمّ میں پھنسے ہوئے ہیں‘‘۔ (صرف دنیا کا غم رہ گیا ہے) ’’اور اس وقت کا لحاظ اور خیال بھی نہیں کہ جب قبر میں رکھے جاویں گے۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور دین کے لئے ذرا بھی ہمّ وغم رکھتے تو بہت کچھ فائدہ اٹھا لیتے‘‘۔

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 483، کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن 2009ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک مومن کا کام ہے کہ دنیا کی فکروں میں پڑنے کی بجائے اپنی آخرت کو سنوارنے اور خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی فکر کرے۔ اس میں قناعت پیدا ہو۔ دنیاوی سامانوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں سمجھتے ہوئے استعمال تو کرے، انہیں معبود نہ بنائے یا انہی کے پیچھے دوڑتا نہ پھرے۔ معبود وہی ہے جو ہمارا حقیقی معبود ہے۔ محبت سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے ایک مومن کو کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت ہی انسان میں پھر تقویٰ بھی پیدا کرتی ہے اور قناعت بھی پیدا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہی نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرۃ:166) اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ سے محبت کے سلسلہ میں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی غیّوری محبت ذاتیہ میں کسی مومن کی اس کے غیر سے شراکت نہیں چاہتی‘‘۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات کی بڑی غیرت ہے کہ ذاتی محبت میں کوئی شرکت نہیں ہونی چاہئے۔) فرمایا کہ ’’ایمان جو ہمیں سب سے زیادہ پیارا ہے وہ اسی بات سے محفوظ رہ سکتا ہے کہ ہم محبت میں دوسرے کو اس سے شریک نہ کریں۔ اللہ جلّ شانہٗ مومن کی یہ علامت فرماتا ہے وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ یعنی جو مومن ہیں وہ خدا سے بڑھ کر کسی سے دل نہیں لگاتے۔ محبت ایک خاص حق اللہ جلّ شانہٗ کا ہے۔ جو شخص اس کا حق دوسرے کو دے گا وہ تباہ ہوگا۔ تمام برکتیں جو مردانِ خدا کو ملتی ہیں اور تمام قبولیتیں جو اُن کو حاصل ہوتی ہیں کیا وہ معمولی وظائف سے یا معمولی نماز روزے سے ملتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ توحید فی المحبت سے ملتی ہیں‘‘۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہونے سے ملتی ہیں۔ ’’جو اُسی کے ہو جاتے ہیں۔ اُسی کے ہو رہتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے دوسروں کو اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’مَیں خوب اس درد کی حقیقت کو پہنچتا ہوں جو ایسے شخص کو ہوتا ہے کہ یکدفعہ وہ ایسے شخص سے جدا کیا جاتا ہے جس کو وہ اپنے قالب کی گویا جان جانتا تھا۔ لیکن مجھے غیرت اس بات میں ہے کہ ہمارے حقیقی پیارے کے مقابل پر کوئی اَور نہ ہونا چاہئے۔ ہمیشہ سے میرا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ غیر سے مستقل محبت کرنا جس سے الٰہی محبت باہر ہو خواہ وہ بیٹا ہو یا دوست، کوئی ہو، ایک قسم کا کفر اور کبیرہ گناہ ہے جس سے اگر نعمت اور رحمت الٰہی تدارک نہ کرے تو سلبِ ایمان کا خطرہ ہے‘‘۔

(الحکم 10 اگست 1901ء صفحہ 9 نمبر 29 جلد 5۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ البقرہ زیر آیت 166)

یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اس کی نعمت ہے کہ وہ ایسے مواقع پیدا کر دیتی ہے۔ نہیں تو پھر ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ پس ایک حقیقی مومن سوچ بھی نہیں سکتا۔ دنیا کے سامانوں کی محبت شہوت بن کر اس کے سامنے آجائیں گی۔ اس کے لئے تقویٰ میں ترقی کرنا اور قناعت پیدا کرنا ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ’’متقی بنو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے‘‘۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور تقویٰ دل میں پیدا ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کی عبودیت اور عبادت کا حق بھی انسان ادا کر سکتا ہے۔ ایک حقیقی عابد کا کام یہ ہے کہ اس میں قناعت بھی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر قناعت پیدا کرو گے تو شکر گزار بھی بنو گے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الورع والتقویٰ، حدیث 4217)۔ اور سب سے بڑھ کر ایک مومن خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ جو لوگ منہ سے تو بیشک یہ کہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے ہیں لیکن دنیاوی سامانوں اور دنیاوی جاہ وحشمت کے پیچھے دوڑنے والے حقیقت میں حُبُّ الشَّھَوَات میں مبتلا ہیں وہ کبھی حقیقی شکر گزار نہیں ہو سکتے۔ ایسے دنیا داروں کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی بھی ہو تب بھی وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آجائے۔ فرمایا کہ اس کے منہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ قبر میں جائے گا تبھی اس کی لالچ ختم ہوگی۔ اور پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنۃ المال، حدیث 6438)۔ پس زندگی میں وقت ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اگر کوئی غلطیاں ہوں بھی تو توبہ کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مومن کے قناعت کا معیار بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے۔ اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔ (سنن الترمذی، ابواب الزھد، باب فی الوصف من حیزت لہ الدنیا، حدیث 2346)

پس ایک مومن کیلئے یہ قناعت کا معیار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں یہ قناعت پیدا کرے۔ تقویٰ پیدا کرے۔ دنیاوی چیزوں کی محبت کے بجائے خدا تعالیٰ سے محبت کا حصول ہمارا مقصود ہو اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رِضوان ہم حاصل کرنے والے ہوں۔

اس کے بعد میں اس دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں نے پہلے مختصر ذکر کیا ہے کہ مسلمان ممالک کے لیڈر جو دنیاوی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور جنہوں نے عملاً خدا تعالیٰ کے بجائے بڑی طاقتوں کو اپنا خدا بنایا ہوا ہے اور سمجھتے ہیں کہ ان سے دوستی ہماری بقا اور ترقی کی ضمانت بن سکتی ہے حالانکہ امریکہ کے بارے میں ہی لے لیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ جرمنی کے اخبار میں ایک تجزیہ نگار نے گزشتہ دنوں مضمون لکھا۔ اس نے لکھا ہے کہ اَور بہت ساری باتوں میں ایک بات یہ بھی ہے کہ دنیا جو واشنگٹن کو اپنا ماڈل سمجھتی تھی، سمجھتی ہے یا اس کی طرف رخ کیا ہوا ہے یا اپنے لئے سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے ایک ایسا ماڈل ہے جس کے پیچھے ہمیں چلنا چاہئے۔ شاید اب اس کی وہ حیثیت نہیں رہی۔ لکھتا ہے کیونکہ اس کی جگہ اب بیجنگ جو چین کا دارالحکومت ہے وہ ماڈل بن رہا ہے۔ امریکہ اپنی ساکھ کھو چکا ہے اور اپنا مقام کھو چکا ہے۔ پس دنیاوی سہارے تو عارضی سہارے ہیں آج آئے کل چلے گئے۔ مسلمانوں کو اب اس سے سمجھنا چاہئے۔ یہ جو یروشلم میں سفارت خانہ منتقل کرنے کا اعلان ہوا ہے وہ بھی اسی لئے امریکہ نے کیا ہے کہ اس طرح شاید اسرائیل کے ساتھ تعلق بہتر ہو جائیں اور زیادہ مضبوط ہو جائیں اور اس کی ساکھ قائم ہو سکے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے زوال آتا ہے تو پھر دنیاوی دوستیاں اور معاہدے کام نہیں آیا کرتے۔ لگتا ہے کہ اب ان بڑی طاقتوں پہ بھی خاص طور پہ امریکہ پہ بھی یہ کام شروع ہو چکا ہے اور نتیجہ کب نکلتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن ان حالات میں اب مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوششیں مزید تیز تر ہوں گی۔ اس لئے مسلمان دنیا کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے۔ اب یہ متحد ہو جائیں اور ملکوں ملکوں کے درمیان جو جنگوں کا امکان ہے اور مسلمان ملکوں کے اندر جو آپس میں لڑائیاں ہو رہی ہیں اور ہزاروں بلکہ بعض اعداد وشمار کے مطابق لاکھوں جانیں ضائع ہو گئی ہیں یہ بھی دُور ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ ایک قوم بن کر رہنے والے ہوں۔ آپس کی لڑائیوں کو ختم کریں تاکہ اسلام کے دشمن اپنا مفاد حاصل نہ کر سکیں اور سب سے بڑھ کر ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کو پہچانیں جس کے ساتھ جڑ کر یہ آپس میں بھی اور دنیا میں بھی امن قائم کرنے والے بن سکتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرم لقمان ابراہیم صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم لقمان ابراہیم صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کا کچھ احوال پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ:

زندگی بھر کا علم صفر ہو گیا

میں نے 27 سال تک مختلف سکولوں کالجوں اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر کے انجینئر نگ میں ڈگری حاصل کی تھی۔ میری تعلیمی زندگی حساب کتاب اور خشک منطق سے عبارت تھی، لیکن جب میں نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ ان کتب میں پائے جانے والے علوم میری ستائیس سالہ تعلیم سے زیادہ مؤثر اور مفید ہیں، بلکہ میرے تمام حاصل کردہ علوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تصنیف لطیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے سامنے صفر تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طرزِ تحریر، دلائل پیش کرنے کا طریق اور بحث ومباحثہ کا انداز ایسا مضبوط اور مؤثر ہے کہ ایک منصف مزاج شخص کے سامنے آپ کی بات قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں رہتا۔ بلکہ یوں کہنا درست ہوگا کہ آپ کے دلائل کا کوئی ایسا اندھا ہی انکار کرسکتا ہے جسے روشن دن کا سورج بھی نظر نہیں آتا۔

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہو کر دل سے آپ پر ایمان لا چکا تھا اور اس کے نتیجہ میں مجھ پر خدا تعالیٰ کے افضال کا نزول شروع ہو گیا تھا۔ لیکن سیرین فوج میں آفیسر ہونے کی وجہ سے میں بیعت ارسال نہ کرسکا کیونکہ ایسا کرنے پر فوراً جیل کی سزا سنا دی جاتی تھی۔

مشرق کی جانب ہجرت

سیریا میں حالات خراب ہو چکے تھے اور ہمارا ملک میدان جنگ بن چکا تھا۔ مَیں ظلم وستم اور تباہی وبربادی کے مناظر کو برداشت نہ کرسکا اور ملک چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔ اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ایک کشف میں سمجھا دیا تھا کہ مجھے ہجرت کر کے کس طرف جانا چاہئے۔ ایک روز نماز فجر کے بعد جاگنے کی حالت میں ہی میں نے بڑی زوردار آواز میں مندرجہ ذیل الفاظ سنے:

يَا غُصْنَ الزَّيْتُونِ انْطَلِقِي إِلَى الشَّرْقِ كَالْبُرْكَانِ

یعنی اے زیتون کی شاخ ایک آتش فشاں کی طرح مشرق کی جانب چل نکل۔

میں نے اسی کی بناء پر اپنے علاقے کے مشرق میں واقع عراقی کردستان کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔

عجیب بات ہے کہ اُس وقت تک میرے علاقے عفرین میں امن تھا لیکن اب اس علاقہ کو بھی غیر ملکی فوج کی جانب سے ہدف بنایا گیا ہے جس کی بناء پر اس علاقے کے لوگ مجبوراً سیریا کے مشرقی شہر قامشلی اور مشرقی جانب واقع عراقی کردستان کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔

گرفتاری اور عراق کی صدارت!

جب میں عراقی کردستان پہنچا تو مجھے گرفتار کرلیا گیا۔ چونکہ میں سیرین فوج میں آفیسر تھا اس لئے مجھے سیرین سی آئی ڈی کی طرف سے جاسوس سمجھ کر جیل میں ڈال دیا گیا۔

جیل میں ایک ہفتہ گزارنے کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے عراق کا صدر بنا دیا گیا ہے۔ جاگنے کے بعد مجھے کسی قدر حیرانی بھی ہوئی لیکن بظاہر یہ بات خلاف واقعہ تھی اس لئے میں نے اسے اَضغاثُ اَحلام ہی سمجھا۔ لیکن ابھی ایک گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ جیل کے ایک محافظ نے مجھے آکر کہا کہ آپ کو سپرنٹنڈنٹ جیل نے بلایا ہے۔ میں فوراً اس کے ساتھ چل پڑا۔ سپرنٹنڈنٹ جیل نے مجھے کہا کہ تم ایک اچھے آدمی ہو اس لئے ہمارا خیال ہے کہ تمہیں جیل کے تمام قیدیوں کا نگران بنا دیا جائے۔ میرا اصول تھا کہ ہر قیدی کی طرف سے کی جانے والی شکایت یا مطالبہ اعلیٰ حکام تک پہنچاتا تھا اور اکثر اوقات اعلیٰ حکام میری بات مان لیتے تھے جس کی وجہ سے چند روز میں ہی تمام قیدی مجھے خصوصی احترام دینے لگ گئے۔ شاید یہی میرے رؤیا کی تعبیر تھی۔

میری تعبیر درست ثابت ہوئی!

یہ جیل ایسی تھی جس میں لوگوں کو ان کے جرموں کے مطابق قید کی سزا نہیں دی جاتی تھی بلکہ جسے ایک دفعہ اس جیل میں بند کر دیا جاتا تھا پھر اسے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس کی رہائی کب ہوگی۔ ایسا ہی ایک قیدی اکثر میرے پاس آکر بیٹھا رہتا تھا، ایک روز صبح جاگا تو آکر مجھے کہنے لگا کہ میں نے خواب میں تمہیں اپنے اور اپنے والد صاحب کے ساتھ کھیتی باڑی کا کام کرتے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ تم اچھی طرح کام نہیں کرسکتے جس کی وجہ سے میرے والد صاحب تم پر سخت ناراض ہوتے ہیں لیکن تم اس کے جواب میں کچھ ٹافیاں اور مٹھائی نکال کر ہمیں دے دیتے ہو۔

میں ابھی اس کو اس خواب کی تعبیر بتانے ہی والا تھا کہ ایک اور شخص آگیا اور آتے ہی مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ میں نے آج آپکو خواب میں دیکھا ہے۔ میں سخت حیران ہوا کہ دو اشخاص نے آج مجھے اپنی خواب میں دیکھا ہے۔ میں نے اس سے رؤیا کی تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ مجھے یہ کہتے ہوئے نیند سے بیدار کر رہے ہیں کہ اٹھو میں نے تمہاری جگہ پر نماز ادا کرنی ہے۔

میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ مجھے تو تم دونوں کی خوابوں سے یہی لگتا ہے کہ تمہاری رہائی ہونے والی ہے، بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ دن آج کا دن ہی ہو، نیز تمہاری خوابوں سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ میں ابھی کچھ دیر مزید اس جیل میں رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ خوشخبری دینے کا شکریہ، لیکن بظاہر یہ کوئی معقول تعبیر نہیں لگتی۔

جن قیدیوں کی رہائی کا فیصلہ ہو جاتا تھا ان کی رہائی کا اعلان عموماً دن کے بارہ بجے ہوتا تھا۔ لیکن ضروری نہیں کہ ہر روز ہی کچھ قیدیوں کی رہائی ہو بلکہ کئی کئی دن بیت جاتے تھے لیکن کسی کی رہائی کا اعلان نہیں ہوتا تھا تاہم اس اعلان کا وقت یہی تھا۔ چنانچہ اس دن بارہ بجے جب اعلان ہوا تو پہلا نام اسی شخص کا لیا گیا جس نے مجھے پہلے آکر خواب سنایا تھا۔ پھر دیگر قیدیوں کے نام پڑھے گئے جن کی رہائی کا فیصلہ ہوا تھا لیکن ان میں دوسرے خواب سنانے والے شخص کا نام شامل نہ تھا۔ پہلا شخص تو بہت خوش ہوا کہ اس کی خواب کی تعبیر ہو بہو پوری ہوگئی جبکہ دوسرے شخص کے چہرے پر حزن وملال کے بادل چھا گئے۔ میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آج نہیں تو کل تم بھی اپنا نام سنو گے اور تمہاری رہائی کا اعلان بھی ہو جائے گا۔

دن کے چار بجے جیل کا ایک محافظ آیا اور مجھ سے اسی دوسرے شخص کے بارہ میں پوچھا اور پھر کہا کہ اسے پیغام دے دو کہ اپنی تیاری کر لے کیونکہ اس کی بھی رہائی کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ یہ بات سن کر سب حیران رہ گئے کیونکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ عموماً رہائی کا اعلان بارہ بجے کیا جاتا تھا اور دن کے چار بجے جب تقریباً تمام عملہ چھٹی کر جاتا تھا اس وقت کسی کی رہائی کا اعلان ہم نے کبھی نہ سنا تھا۔

جب یہ قیدی اپنا سامان لے کر چلا گیا تو میں نے محافظ سے پوچھا کہ قصہ کیا ہے؟ اس کی رہائی کے اعلان میں تاخیر کیوں ہوئی؟ تو اس نے بتایا کہ اس کا نام اس لسٹ میں شامل تھا جو دن کے بارہ بجے پڑھی گئی لیکن ہم نے غلطی سے اس کا نام کسی اور جیل میں بھیج دیا تھا۔ لیکن اب چھان بین ہونے کے بعد پتا چلا کہ یہ اسی جیل میں ہی تھا اس لئے اس کو لیٹ اطلاع مل رہی ہے۔ پھر اس نے کہا کہ اس کی وجہ سے وہ قیدی جن کی دن کے بارہ بجے رہائی ہوئی تھی ابھی تک انتظار کر رہے ہیں اور اب ان سب کو اکٹھے چھوڑا جائے گا۔ یوں خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور میری تعبیر درست ثابت ہوئی۔

رہائی، بیعت اور خلیفہ وقت سے رابطہ

جس جرم میں مجھے قید کیا گیا تھا اس کی زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ تھی لیکن حقیقت میں کچھ معلوم نہ تھا کہ یہ مجھے کتنی دیر اس جیل میں رکھتے ہیں۔ تاہم میرے خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں یہ احساس جاگزیں ہو چکا تھا کہ میں چھ ماہ سے قبل ہی رہائی پا جاؤں گا کیونکہ سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ مجھ پر جاسوسی کا الزام محض شک کی بنیاد پر لگایا گیا ہے۔ چنانچہ جیسا میرا احساس تھا ویسے ہی ہوا اور محض ساڑھے چار ماہ کا عرصہ گزارنے کے بعد بالآخر میری رہائی ہوگئی۔ میں نے جیل سے نکلتے ہی وہاں پر احمدی احباب سے رابطہ کیا اور یکم جنوری 2013ء کو اپنی بیعت ارسال کردی۔

میرے لئے وہ دن بہت زیادہ خوشی والا تھا جس دن مجھے حضور انور کی طرف سے بیعت کی قبولیت کا خط ملا تھا۔ اس کے بعد میری زندگی میں غیر معمولی تبدیلیاں آنی شروع ہوئیں اور حضور انور سے خطوط کے ذریعہ رابطہ شروع ہو گیا۔ حضور انور کی طرف سے آمدہ خطوط میں آپ کی دعائیں زندگی کا سرمایہ ہیں جو قلب وروح میں ایسی نیک تاثیرات پیدا کرتی ہیں جن سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور روحانی ترقیات کی طرف قدم اٹھنے لگتے ہیں۔

مَیں جب بھی حضور انور کو ٹی وی پر دیکھتا ہوں تو ایک عجیب احساس دل میں ابھرنے لگتا ہے۔ بے اختیاری کے عالم میں اکثر میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں۔ مجھے وہ دن نہیں بھولتا جب حضور انور 2008ء میں پہلی بار پروگرام الحوار المباشر میں تشریف لائے تھے۔ حضور انور کی اچانک آمد ہوئی تو سب کی ہی فرطِ جذبات سے کیفیت عجیب تھی۔ مکرم محمد شریف عودہ صاحب تو جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگ گئے۔ اس وقت میں بھی اسی ماحول کا حصہ بن گیا تھا اور اس ماحول میں اس قدر گم ہو چکا تھا کہ میری آنکھیں بھی آنسو برسا رہی تھیں۔

وقت پر نماز کی ادائیگی کی طرف رؤیا کے ذریعہ راہنمائی

میری گرفتاری کے وقت حُکّام نے مجھ سے میری سب سِوِل وعسکری ڈگریاں اور پاسپورٹ وغیرہ لے لیا تھا۔ افسوس کہ میری رہائی پر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس نہ کی گئی، ایسی صورتحال میں میرا کہیں بھی سفر کرنا ناممکن تھا۔ چنانچہ مجھے مجبوراً چار سال تک عراق میں ہی رہنا پڑا۔ عراق میں رہائش کے دوران میں نے کپڑے کا کاروبار شروع کر دیا۔ میرے کام کی نوعیت کچھ ایسی تھی کہ مجھے اکثر نمازیں جمع کرنی پڑتی تھیں۔ دو ماہ تک میں اسی طرح کرتا رہا جس کے بعد مَیں نے رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی حالت میں دیکھا جیسے میں نے بچپن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ آپ نے ہاتھ میں عصا پکڑا ہوا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: شیعوں کی طرح نماز نہ پڑھو۔ میں فوراً آپ کی مراد سمجھ گیا اور آئندہ ہر نماز اس کے وقت پر پڑھنے لگ گیا۔

تبلیغی کاوشیں

احمد نامی میرے بھائی نے تو میرے ساتھ ہی جماعت کے بارہ میں تحقیق کی تھی اور اسی عرصہ میں ہی بیعت کرلی۔ میری بیعت میں میری اہلیہ اور بچے بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد میں نے عراقی کردستان میں روزانہ کی بنیاد پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت وتبلیغ کو لوگوں تک پہنچانے کا کام شروع کر دیا۔ میرے دوستوں میں سے سب سے پہلے سیرین کردی مکرم غیاث حاجو نے کہا کہ مجھے تم سچے لگتے ہو اور تمہاری باتیں دل کو لگتی ہیں۔ پھر کچھ ہی عرصہ میں اس نے بیعت کرلی۔

میرے رشتہ داروں اور دوستوں میں سے کچھ لوگ بیعت کرنا چاہتے ہیں لیکن میں نے انہیں ابھی جماعتی کتب پڑھنے اور مزید دعا کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

فیس بک پر میں اپنے صفحہ پر اکثر کُردوں کو تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ کئی بار لمبی لمبی بحثیں بھی ہوئی ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے لیس ہو کر جب بھی بڑے بڑے علماء کا سامنا کیا ہے انہیں پسپا ہوتے ہی دیکھا ہے۔ اسی طرح بعض عیسائیوں کے ساتھ بھی بحثیں جاری رہتی ہیں۔

چار سال عراق میں رہنے کے بعد میں ترکی چلا گیا اور وہاں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد یونان منتقل ہو گیا۔ میری فیملی کے کچھ افراد جرمنی پہنچ چکے ہیں اور میری ان کے پاس جانے کی قانونی کارروائی ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ ہجرت کا یہ سفر جلد ختم ہو اور ہم بخیریت منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3 رنومبر 2017)

......☆......☆......☆......

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

ہمارا جلسہ کیلئے اکٹھا ہونا اس لیے ہے کہ ایک روحانی ماحول میں رہ کر اپنی روحانیت کو بڑھائیں، اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں اپنی اعتقادی حالت کو بہتر کریں، اپنی عملی حالتوں میں بہتری کریں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ اور اسکے بندوں کے حق ادا کریں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25؍اگست 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمارا جلسہ کیلئے اکٹھا ہونا کسی دنیاوی ہاؤ ہُو، شور شرابے یا کسی دنیاوی مقصد کے لیے نہیں ہے بلکہ اس لیے ہے کہ ایک روحانی ماحول میں رہ کر اپنی روحانیت کو بڑھائیں۔ اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں۔ اپنی اعتقادی حالت کو بہتر کریں۔ اپنی عملی حالتوں میں بہتری کریں۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کریں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے کتنے حصے بیان کیے ہیں؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانوں کے بدلے میں اس کی پوری اطاعت کی جاوے۔ خدا تعالیٰ سے جو رُوگردانی کرتا ہے وہ شیطان ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کرے اور کما حقّہٗ اس کو بجالاوے۔

سوال: بعض قومیں معمولی گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں لیکن مسلمان باوجود اس قدر معصیت میں گرفتار ہونے کے ہلاک کیوں نہیں کیے گئے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: بعض قومیں صرف ایک ایک گناہ کے ارتکاب سے ہلاک ہوتی رہیں۔ مگر چونکہ یہ اُمّتِ مرحومہ ہے اس لیے خدا تعالیٰ اسے ہلاک نہیں کرتا۔ ورنہ کوئی معصیت ایسی نہیں ہے جو یہ نہیں کرتے۔ ہر ایک نے الگ معبود بنالئے ہیں۔

سوال: عقائد کا اثر اعمال پر کس طرح ہوتا ہے؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: عقیدے اچھے ہوتے ہیں تو اعمال بھی اچھے صادر ہوتے ہیں۔ جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہیں۔ پروردگار چاہتا ہے کہ جیسے عقائد درست ہوں ویسے ہی اعمال صالحہ بھی درست ہوں اور ان میں کسی قسم کا فساد نہ رہے۔ اس لیے صراط مستقیم پر ہونا ضروری ہے۔

سوال: قرآن مجید کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا کون سا الہام بیان فرمایا؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے بار بار مجھے کہا ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن۔ اس کی تعلیم ہے خدا واحد لاشریک ہے۔

سوال: گناہ سے بچنے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: گناہ اور غفلت سے بچنے کے لیے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے۔ اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔ سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدّنظر رکھ کر فرمایا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے کہ پہلے انسان رعایتِ اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے۔ مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدّنظر رکھے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے۔ یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دُور کرے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کے لیے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔

سوال: ایک احمدی کا ایمان کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک احمدی کا ایمان ایسا ہونا چاہئے جہاں اسے قبولیت دعا پر یقین ہو وہاں قبولیت دعا کے تجربات بھی ہوں۔ یہ حالت جو ایک احمدی کو پیدا کرنی چاہئے، تب ہی پھر اعتقادی مضبوطی بھی پیدا ہوگی۔

سوال: حقیقی نجات حاصل کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا نجات کے واسطے کافی نہیں ہے۔ نجات کے واسطے اوّل سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرتؐ کو سچا نبی یقین کرے اور قرآن شریف کو کتاب اللہ سمجھے کہ قیامت تک اب اَور کوئی کتاب یا شریعت نہ آئے گی۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی کو مامور کرتا ہے تو ان معنوں سے کہ مکالماتِ الٰہیہ کا شرف اس کو دیتا ہے اور غیب کی خبریں اس کو دیتا ہے، اُس پر نبی کا لفظ بولا جاتا ہے۔ یہ معنی نہیں ہیں کہ نئی شریعت دیتا ہے یا وہ آنحضرتؐ کی شریعت کو نعوذ باللہ منسوخ کرتا ہے۔

سوال: حضور انور نے احباب جماعت کو پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: بہت سے احمدیوں میں سے بھی ایسے ہیں کہ پانچ وقتہ نمازیں بھی ادا نہیں کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد تو ایک دلی شوق سے اور ذوق سے نمازیں ادا ہونی چاہئیں، نہ یہ کہ نمازیں پوری نہ پڑھیں اور آ کے کہہ دیا کہ دعا کریں کہ ہم نمازیں پڑھ لیں۔ جب یہ احساس ہے کہ نمازیں نہیں پڑھتے تو پھر کوئی تدبیر بھی کرنی پڑے گی۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح اعمال کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمیں اپنے عملوں کو بھی، اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی ہمیں بلند کرنا ہوگا۔ قرآن کریم کے احکامات کو دیکھ کر، اس کے اوامر و نواہی کو دیکھ کر ہمیں جائزہ لینا ہوگا کہ کون کون سی نیک باتوں کو ہم کرنے والے ہیں اور کون سی ہم نہیں کر رہے۔ کون سی برائیوں کو ہم چھوڑ رہے ہیں اور کن کو ہم نہیں چھوڑ رہے۔

سوال: آج کے ترقی یافتہ دور میں ایک احمدی کی حضور انور نے کیا ذمہ داری بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اِس وقت یہ احمدی کا ہی کام ہے کہ اپنے تعلق باللہ اور معرفت میں ترقی کرنے والا ہو۔ آنحضرتؐ سے عشق و محبت صرف زبانی دعویٰ نہ ہو۔ ہمیں اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے کیلئے آپؐ کے ہر اسوہ کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی حکومت اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارا ہر عمل اعمال صالحہ میں شمار ہونے والا عمل ہو۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم نے شیطان سے دور ہونا ہے اور رحمان کے قریب ہونا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقی نماز کسے قرار دیا ہے؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: نماز اُس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقی نیکی کسے قرار دیا ہے؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا، بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: تقویٰ کیا ہے؟ نفسِ اَمّارہ کے برتن کو صاف کرنا۔ حضور انور نے فرمایا: برتن کو صاف کر کے اس میں پھر نیک اعمال کا کھانا بھرنا اور پھر اسے کھانا ہی وہ اصل بات ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے اور اس کی رضا حاصل کرنے والا بناتی ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جھوٹ سے بچنے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رِجس کے ساتھ رکھا ہے۔ مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدّیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔“

سوال: دوسروں کے عیوب بیان کرنے والوں کو حضرت مسیح موعودؑ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلّت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستّار ہے۔ چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے۔

سوال: اپنے بھائی کی غلطی دیکھ کر کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کیلئے دعا کرو کہ خدا اُسے بچالے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سرِ دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رِفق، حِلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو، ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے غصہ کے کیا نقصانات بیان فرمائے ہیں؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کُند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے۔ جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہوسکتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: ہماری جماعت کو چاہئے کہ کُل ناکردنی افعال سے دُور رہا کریں۔ وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے غالب آنے کے کیا ہتھیار بیان فرمائے ہیں؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو، خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو۔“

......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ (ابن ماجہ)

(اپنے بچّوں سے عزّت کے ساتھ پیش آؤ)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

جلسہ سالانہ برطانیہ 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

حضور انور ایک ایسی شخصیت ہیں جن کا چہرہ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور اور روشنی کا ستون ہے

اسلام جس وحدت اور یگانگت کی تعلیم دیتا ہے وہ صرف جماعت احمدیہ میں دیکھنے کو ملتی ہے

● مجھے فخر ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں اور یہ جماعت ساری دنیا کی بہتری کے لئے تعلیمات پیش کرتی ہے اور مختلف طریقوں سے انسانیت کی مدد کرتی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ کے دوران اسلام اور جماعت کے بارہ میں بہت ساری چیزیں سیکھنے کو ملیں۔ (میکسیکو کی ایک نومبائعہ خاتون Rosalina Lara Flota صاحبہ)

● میں جس دن سے لندن آیا ہوں، پیار اور محبت سے گھرا ہوا ہوں جیسے کہ اپنے حقیقی والدین اور اہل خانہ کے درمیان ہوں۔ جب حضور انور کی تصویر دیکھی تو مجھے اسی وقت یقین ہوگیا کہ حضور انور ایک ایسی شخصیت ہیں جن کا چہرہ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور اور روشنی کا ستون ہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر مجھے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ میں نے اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی تلاش میں گزاری لیکن اللہ تعالیٰ کو صرف یہاں آکر ہی پایا۔ زمین پر اب ایک ایسی امید پیدا ہوگئی ہے اور لاکھوں لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگئی ہے جو اپنی ذات میں بے نظیر ہے اور یہ جماعت اپنے عمل سے ہر ایک مشکل اور آفت کو دنیا سے دور اور پاک کرنے کیلئے ہر قربانی دینے کیلئے تیار ہے۔ (ترکمانستان کے ایک مہمان عبدالرشید صاحب)

● اگر ہم جلسہ کے انعقاد پر نظر دوڑائیں تو تمام شعبہ جات بہت ہی اچھے انداز سے اپنا کام انجام دے رہے تھے، سب کام اس اعلیٰ انتظام کے ساتھ چل رہے تھے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں۔ جلسہ کے دوران منعقدہ نمائشوں نے بھی بہت متاثر کیا۔ مجھے یہاں پر وہ اسلام ملا جو موجودہ دور کے تمام مسائل اور رجحانات کا جواب دیتا ہے نہ کہ وہ اسلام جو قدیم زمانے کی کہانیوں پر مبنی ہو۔ عالمی بیعت نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا۔ میرا دل کانپ رہا تھا اور آنکھوں سے آنسوں رواں تھے۔ جلسہ کے دوران ہر لمحہ، ہر موڑ، ہر واقعہ میرے لئے احمدیت کی سچائی کا نشان تھا۔ (دامیر سفیعو لین صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ قازکستان)

● جلسہ میں نظم وضبط اور قربانی کا معیار اپنی انتہاؤں کو چھو رہا تھا۔ یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو کہ اسلام کا صحیح اور مکمل چہرہ پیش کر رہی ہے اور 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا سچا اظہار میں نے اس جلسہ میں دیکھا ہے۔ اس جلسہ میں مجھے مثالی مہمان نوازی دیکھنے کو ملی ہے۔ اسلام جس وحدت اور یگانگت کی تعلیم دیتا ہے وہ صرف جماعت احمدیہ میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ (موسیٰ ابراہیم صاحب Chief of Borgu Empire، نائیجیریا)

جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کے حضور انور سے ملاقات کے بعد ایمان افروز تاثرات

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

2/اگست 2017ء بروز بدھ (بقیہ رپورٹ)

میکسیکو کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق میکسیکو سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی۔ میکسیکو سے امسال 17/افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جن میں پانچ میکسیکن مقامی نومبائعین بھی شامل تھے۔

☆وفد کے ممبران نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا سارا انتظام بڑا پُرامن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سنے، ہم بہت متاثر ہوئے ہیں اور ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہماری روحانیت اور ایمان میں اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا، آپ بھی اس طرح کا بڑا جلسہ کریں، میں بھی وہاں آؤں گا۔

☆میکسیکو سے ایک نومبائع Miguel Olguin صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ مجھے جلسہ سالانہ یُوکے میں حصہ لینے کا موقعہ ملا۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے جلسہ سالانہ یُوکے کے دوران حضور انور کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میں ہمیشہ سنتا تھا کہ مسلمان شدت پسند لوگ ہوتے ہیں مگر میں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے کبھی بھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی۔ یہاں بھی میں نے ہزاروں لوگوں کو دیکھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا شدّت پسندی سے کوئی تعلق نہیں۔ جلسہ سالانہ کا انتظام بھی بہت اچھا لگا۔ چھوٹے بچوں کو پانی پلاتے ہوئے دیکھا۔ جماعت احمدیہ کا یہ طریق بہت عمدہ ہے کہ کم عمر سے ہی خدمتِ خلق کی عادت ڈالی جاتی ہے تاکہ عادت بھی بن جائے اور خدمت کے بدلہ میں خدا تعالیٰ سے ثواب بھی مل جائے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے لوگوں سے ملاقات ہوئی جن کا تعلق مختلف ممالک سے تھا اور مختلف زبانیں بولتے تھے۔ میں نے اندازہ لگایا کہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور اخلاص کا سلوک دکھانے کیلئے ایک زبان کا آنا ضروری نہیں۔

☆میکسیکو کے ایک نومبائع Hiram Vidal صاحب کہتے ہیں: مجھے پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں حصہ لینے کا موقع ملا ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ حضور انور کو دیکھنے کا موقعہ ملے گا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔

☆میکسیکو کی ایک اور نومبائعہ خاتون Rosalina Lara Flota صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ میرے لیے ایک روحانی تبدیلی کا باعث تھا۔ عالمی بیعت کے دوران ایسا محسوس ہوا کہ ہر لفظ دہراتے ہوئے خدا تعالیٰ سے دوبارہ بیعت پر عمل کرنے کا وعدہ کیا ہے اور بیعت کے ذریعہ میرے ایمان کو بہت تقویت ملی۔ مجھے فخر ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں اور یہ جماعت ساری دنیا کی بہتری کے لئے تعلیمات پیش کرتی ہے اور مختلف طریقوں سے انسانیت کی مدد کرتی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ کے دوران اسلام اور جماعت کے بارہ میں بہت ساری چیزیں سیکھنے کو ملیں۔

☆میکسیکو کی ایک اور نومبایعہ Airam Martinez صاحبہ نے کہا: ہماری رہائش کا انتظام جامعہ میں کیا گیا۔ زبان کو نہ سمجھنے کے باوجود بھی تمام رضا کاروں نے ہمارے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا۔ مجھے دنیا کے کئی ممالک کے افراد سے ملنے کا موقعہ ملا جو کہ میں پہلے سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اتنے ممالک کی نمائندگی ہوگی۔ اسی طرح حضور انور کے تمام خطابات سننے کا موقعہ ملا۔ سب سے زیادہ دل پر اثر کرنے والا وہ خطاب تھا جس میں حضور انور نے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ خاص طور پر حضور انور نے ایک ڈاکو کا اپنی ماں کی زبان کاٹ لینے والا جو واقعہ بیان کیا اُس سے میرے دل پر بہت زیادہ اثر ہوا۔

☆ایک نومبائع خاتون Heidi Maribel Gamboa صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ کے دن میری زندگی کے بہت اہم ترین دن تھے جس کے دوران مجھے جماعت کے مختلف لوگوں سے ملنے کا موقع ملا، جن کا تعلق مختلف ممالک سے تھا۔ مختلف ممالک سے آنے والے یہ مہمان مجھ سے ایسے ملے جس طرح ہم ایک ہی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ شاید میں ان سے دوبارہ کبھی بھی نہ مل سکوں، مگر اس جلسہ سالانہ کی یادیں ہمیشہ قائم رہیں گی۔

میکسیکو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 1 بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

ترکمانستان کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں ملک ترکمانستان سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات پایا۔ ترکمانستان سے دو افراد پر مشتمل وفد جلسہ یُوکے میں شامل ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ان مہمانوں نے عرض کیا کہ ہمارے بہت اچھے جذبات ہیں۔ ہمیں جس سچائی کی تلاش تھی وہ ہمیں یہاں آکر ملی ہے۔ میں ایک writer ہوں۔ تیس سال تک اخبار نکالا ہے۔ 16 کتب بھی لکھی ہیں۔

دوسرے مہمان کہنے لگے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا چہرہ دیکھ کر طبیعت اتنی خوش ہوتی ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔ میں نے عالمی بیعت والے دن بیعت کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو ڈسپلن آپ نے یہاں دیکھا ہے۔ ایسا آپ کو اَور کہیں بھی نظر نہیں آئے گا۔ موصوف نے کہا، بہت اچھے انتظامات تھے۔ جتنے لوگ ملے ہیں، محبت کرنے والے اور پیار کرنے والے تھے۔

☆ترکمانستان سے آنے والے ایک دوست 'عبد الرشید' صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے تقریباً دو سال پہلے اپنے ایک دوست سے اس پیاری جماعت کے بارے میں سنا تھا جس کا نعرہ 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' تھا۔ میں جس دن سے لندن آیا ہوں، پیار اور محبت سے گِھرا ہوا ہوں جیسے کہ اپنے حقیقی والدین اور اہل خانہ کے درمیان ہوں۔ جن باتوں نے مجھے بہت متاثر کیا اور میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس دن ہم لوگ ترکمانستان سے لندن پہنچے تو ہمیں ایئرپورٹ سے ہوٹل لے جایا گیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ڈیوٹی پر متعین احمدی لڑکوں نے سلام کرنے کے بعد فوری یہ کہا کہ آپ لوگ سفر کر کے آئے ہیں، آپ کو بھوک لگی ہوگی اس لئے آپ پہلے کھانا کھالیں اور پھر آرام کریں۔ یہ بات سن کر مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ حدیث یاد آگئی جب ایک دفعہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں ایک مہمان آیا تو چونکہ آپ کے گھر پر مہمان کو پیش کرنے کیلئے کچھ نہ تھا تو آپ نے اپنے صحابہ سے پوچھا کہ ان میں سے کون ہے جو اس مہمان کو اپنے ساتھ لے جا کر اس کی مہمان نوازی کر سکتا ہے؟ تو ایک صحابی ان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ جب کہ ان کے اپنے گھر میں بھی صرف اتنا ہی کھانا تھا کہ وہ اپنے اہل خانہ کو بمشکل کھلا سکیں۔ انہوں نے اپنے بچوں کو کسی طرح بہلا پھُسلا کر بھوکے ہی سلا دیا اور مہمان کو کھانا پیش کر دیا جبکہ خود چراغ بجھا کر کچھ ایسی حرکات شروع کر دیں کہ مہمان سمجھے کہ یہ دونوں میاں بیوی بھی کھانا کھا رہے ہیں اور یہ نظارہ اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دکھا دیا۔ مجھے تو یہ حدیث یاد آ گئی اور میں نے محسوس کیا کہ یہ جماعت احمدیہ کے افراد حقیقی اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے اور اس کے پیرو کار ہیں۔

پھر اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں مَیں نے جب حضور انور کی بڑی تصویر دیکھی تو مجھے اسی وقت یقین ہو گیا کہ حضور انور ایک ایسی شخصیت ہیں جن کا چہرہ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور اور روشنی کا ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب حضور جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے تو خاص طور پر میرے پاس آئے۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ میری زندگی کے سب سے حسین لمحات ہیں۔ جب پہلی دفعہ حضور کی نظر مجھ پر پڑی تو میرے جسم پر شدید لرزہ طاری ہو گیا اور کپکپی شروع ہو گئی۔ حضور کچھ آگے جا کر واپس آئے اور میرے ساتھ مصافحہ کیا تو اس کے بعد سے میرے جسم میں ایک جوش اور گرمی کی لہر دوڑ گئی اور مجھے لگا جیسے مجھے ٹھنڈ لگنے سے بخار ہو گیا ہے۔ لیکن کچھ وقت بعد مجھے احساس ہو گیا کہ یہ بخار نہیں، میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔ اصل میں یہ وہ طاقت اور جوش تھا جو حضور کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد میرے جسم میں سرایت کر گیا ہے۔ یہ کیفیت اگلی صبح تک مسلسل محسوس کرتا رہا۔ میں نے اپنی ساری زندگی میں پہلے کبھی ایسی چیز محسوس نہیں کی تھی۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر مجھے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ میں نے اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی تلاش میں گزاری لیکن اللہ تعالیٰ کو صرف یہاں آ کر ہی پایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمی بیعت کی عظیم الشان تقریب میں شامل ہو کر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ جس وقت مَیں بیعت کر رہا تھا میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ وہ آنسو ہیں جو میرے والد کی وفات پر بھی نہ نکل پائے۔ یہ آنسو بظاہر لگتا تھا کہ شاید بغیر کسی وجہ کے ہیں لیکن بعد میں مجھے سمجھ آئی کہ زمین پر اب ایک ایسی امید پیدا ہو گئی ہے اور لاکھوں لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جو اپنی ذات میں بے نظیر ہے اور یہ جماعت اپنے عمل سے ہر ایک مشکل اور آفت کو دنیا سے دور اور پاک کرنے کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بعض شدت پسند اور انتہا پسند گروپس کے غلط کاموں کی وجہ سے سب کی بدنامی ہو رہی ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم دنیا تک پہنچائیں اور دعا بھی کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب آپ واپس جا کر اپنے حلقہ احباب میں احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

ترکمانستان کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 1 بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

قزاکستان کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اسکے بعد قازخستان سے آنے والے وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ قازخستان سے امسال چھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ وفد کے ممبران نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے حوالہ سے تعریفی کلمات کہے کہ سارے انتظامات بہت اچھے تھے اور متاثر کرنے والے تھے۔ بارش کے باوجود انتظامات میں کہیں کوئی روک پیدا نہیں ہوئی۔

☆وفد کے ایک ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب ہونے والے بچہ کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو بعض اوقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صرف ایک نام ہی دیتے ہیں اور اسی کے مطابق بچے کی پیدائش ہوتی ہے، یہ کس طرح ہوتا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کروا رہا ہوتا ہے۔ عام طور پر تو میں دو نام دیتا ہوں۔ بعض دفعہ ایک ہی نام دیتا ہوں، لیکن یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔

☆قازخستان سے ایک احمدی دوست عمروعسکر صاحب بھی وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا: جلسہ بہت اچھے انداز میں مکمل ہوا ہے اور میرے ایمان کو مضبوط کر گیا ہے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہر آنے والا جلسہ میرے اوپر ایک نئے انداز میں اثر کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیاوی خوشیاں تو وقت کے ساتھ ساتھ پھیکی پڑ جاتی ہیں لیکن روحانیت سے حاصل کی جانے والی خوشیاں جتنی بار بھی میسر آئیں ہر مرتبہ ایک نئی راہ کھولتی ہیں جس کے بارے میں انسان نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتا۔

☆ایک مہمان بوگو بایو داورن صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ کے انتظام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ جس جگہ ہماری رہائش رکھی گئی وہ بہت خوبصورت تھی۔ آب و ہوا تازہ اور خوشگوار تھی۔ رضا کاران نہایت سمجھدار تھے، مختلف اقسام کے کھانے پینے کی چیزیں پھل اور اسی طرح وقت کی پابندی کے ساتھ مہیا کیا جانے والا ٹرانسپورٹ کا انتظام تھا۔ ہم جس جگہ بھی جاتے ہمارے لیے وہاں ایک مارکی لگی ہوتی تھی جس میں کھانے پینے کا ہر وقت انتظام رہتا تھا۔

اسی طرح جلسہ سالانہ میں لگائی گئیں مختلف نمائشیں بھی مجھے بہت پسند آئیں۔ جلسہ سالانہ محبت و رواداری کا ایک ایسا نمونہ ہے جو دنیا کی تمام دوسری آرگنائزیشنز کیلئے اعلیٰ مثال رکھتا ہے۔ اسکے علاوہ سب سے زیادہ فائدہ اور ہدایت مجھے جلسہ سالانہ کی تین دن کی کارروائی میں شامل ہو کر اور دیکھ کر حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں جو سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے وہ یہ ہے کہ میں نے خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی ہے۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے ابھی تک اپنی حالت کا صحیح طور پر ادراک نہیں ہو سکا کیونکہ ابھی تک میں ایک نا قابل بیان کیفیت میں سے گزر رہا ہوں۔ میں حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بیعت کو قبول فرمائے اور مجھے برکات سے نوازے۔

☆وفد کے ممبران میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ قازخستان دامیر سفیعو لین صاحب بھی شامل تھے۔ صدر صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: اس جلسہ نے مجھ پر بہت سے نشان چھوڑے ہیں گویا کہ اس نے میرے دل کو خوشی سے بھر دیا ہے۔ جلسہ کے ہر کام نے میرے لئے احمدیت کی صداقت کی گواہی چھوڑی ہے، اس کی دلیل میں نے ہر شعبہ میں دیکھی۔

برطانیہ میں مجھے احمدیت کی تبلیغ بذریعہ ٹیلی ویژن اور ریڈیو نے بھی بہت متاثر کیا ہے۔ میرے خیال میں ریڈیو تک سب کی زیادہ رسائی ہے کیونکہ جب ہم جامعہ سے جلسہ کیلئے جاتے تھے تو بس میں بھی ریڈیو سنتے تھے اس کے علاوہ لندن میں بھی بس میں ہم نے ریڈیو سنا اور یہ بات میرے لئے بہت ہی خوشگوار تھی کہ کس طرح جماعت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اگر ہم جلسہ کے انعقاد پر نظر دوڑائیں تو تمام شعبہ جات مثلاً ٹرانسپورٹ، کھانا پکانا و کھلانا، حفاظت، تعلقات عامہ، استقبال وغیرہ سب شعبہ جات بہت ہی اچھے انداز سے اپنا اپنا کام انجام دے رہے تھے جس کی وجہ سے کوئی مسئلہ اور رکاوٹ نظر نہیں آ رہی تھی۔ یہ سب کام اس اعلیٰ انتظام کے ساتھ چل رہے تھے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے تقریب تقسیمِ تعلیمی اسناد و انعامات نے بھی بہت متاثر کیا۔ خاص طور پر یہ کہ خلیفہ ء وقت خود اپنے دست مبارک سے یہ اسناد دیتے ہیں تا کہ افراد جماعت میں تعلیم اور سائنس، تحقیق کے میدان میں آگے بڑھنے کا رجحان پیدا ہو۔ کیا کوئی اور بھی اسلامی تنظیم ہے جو اس طرح تعلیم کیلئے حوصلہ افزائی کرتی ہو؟ جہاں تک میں جانتا ہوں داعش اپنے پیرو کاروں کو دنیاوی تعلیم سے مکمل طور پر منع کرتی ہے۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے جلسہ کے دوران منعقدہ نمائشوں نے بھی بہت متاثر کیا ہے۔ ہر ایک نمائش ایک علیحدہ موضوع پر تھی۔ لیکن سب سے وسیع نمائش شعبہ اشاعت کی تھی۔ اس میں انگلش زبان میں بہت سی کتب تھیں۔ ایسی کتب تھیں جو میری مادری زبان رشین میں ابھی نہیں ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کتنا وسیع کام ہے کتب، پمفلٹ وغیرہ کا ترجمہ اور اشاعت کرنا۔ شعبہ اشاعت برائے قرآن مجید اتنا وسیع ہے کہ جس میں پوری دنیا سے افراد جماعت ترجمہ اور طباعت کے کام میں حصہ لیتے ہیں۔

اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ کا کام بھی پوری دنیا میں بہت وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔ اسی طرح MTA کی ٹرانسمیشن، ریکارڈنگ، پروگرام وغیرہ بھی اپنی وسعت کو چھو رہا ہے اور اس میں بھی بہت سے افراد کام کرتے ہیں۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے مجلس خدام الاحمدیہ کی میٹنگ بھی بہت پسند آئی جس میں سو سے زیادہ ملکوں کے نمائندگان شامل ہوئے اور جنہوں نے اپنی اپنی رپورٹس کارگزاری پیش کیں۔ ان میں سے بعض نے بتایا کہ ان کے ملک میں فلاحی کام ہوئے۔ مثلاً عطیہ خون، یتیموں کی مدد، مختلف فاؤنڈیشن کی مدد کے لئے پیسے اکٹھا کرنا، وقار عمل وغیرہ وغیرہ۔ یہ کام ان ملکوں میں بھی ہوتے ہیں جہاں جماعت کی بہت مخالفت ہوتی ہے۔ اسی طرح رپورٹس میں بتایا گیا کہ وہاں سپورٹس ریلی، اور مختلف کھیلیں ہوتی ہیں، جن میں خدام کو فضول وقت گزارنے کی بجائے کھیلنے کا موقع مل جاتا ہے۔ تو کیا یہ سب جماعت کی سچائی کے نشان نہیں؟

جلسہ کے دوران میں نے سب تقاریر سنی تھیں۔ لیکن مجھے خاص طور پر درج ذیل موضوعات نے بہت متأثر کیا: حقیقی اسلامی جہاد، اس تقریر میں قلمی جہاد کی اہمیت، خودکش حملوں اور معصوموں کے قتل کی بجائے مذاکرات کی اہمیت بیان کی گئی۔ اسی طرح موجودہ دور میں اسلام کا اہم کردار، نوجوانوں کے آپس کے تعلقات، معاشرتی مسائل، انٹرنیٹ کے مسائل، موجودہ معاشرے کے رجحانات، سوشل میڈیا کا نوجوان نسل پر اثر، جدید نسل کی تربیت، فحاشی، بیہودہ مناظر کشی کے بدنتائج وغیرہ وغیرہ موضوعات۔ یعنی کہ مجھے یہاں پر وہ اسلام ملا جو کہ موجودہ دور کے تمام مسائل اور رجحانات کا جواب دیتا ہے نہ کہ وہ اسلام جو قدیم زمانے کی کہانیوں پر مبنی ہو۔ جیسا کہ دوسرے سب فرقے صرف قصے کہانیوں تک ہی محدود ہیں۔ اسی طرح حضور انور کے الفاظ نے بہت متأثر کیا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ اسلام تمام مذاہب کو سچا مانتا ہے اور تمام گزشتہ رسولوں کو ماننا اور ان کی تعظیم کرنا سکھاتا ہے۔ تو کیا یہ سب جماعت کی سچائی کا نشان نہیں؟

عالمی بیعت نے بھی مجھے بہت زیادہ متأثر کیا تھا۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں بیان کروں اس حالت کو جو مجھ پر اس وقت طاری تھی۔ میرا دل کانپ رہا تھا اور آنکھوں سے آنسوں رواں تھے۔ میں اپنی لائن میں سب سے آخر پر تھا اور میرے آگے تقریباً سو آدمی تھے، اس طرح کی کل شائد دس صفیں تھیں۔ میرے آگے ''جوناتھن صاحب'' مقامی انگریز تھے۔ ہم پہلے سے ہی ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ مجھے اس بات نے مزید حوصلہ دیا کہ مقامی انگریز بھی احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو کیا یہ جماعت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے مہمانوں کی تقاریر بھی بہت پسند آئیں جن میں سے بعض نے براہ راست سٹیج سے حاضرین کو مخاطب کیا اور بعض نے اپنے ویڈیو پیغامات ارسال کئے تھے۔ سب مقررین کا ایک ہی نعرہ تھا ''محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں''۔ قبل ازیں میں سمجھتا تھا کہ ذاتی شخصی محبت مراد ہے اور سوچتا تھا کہ کس طرح محبت ہو سکتی ہے ایسے لوگوں سے جو کہ برے کاموں میں ملوّث ہوتے ہیں۔ لیکن اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ اس سے مراد ہے کہ معاشرہ سے محبت کرنا۔ اگر ہم معاشرہ سے محبت کریں گے تو معاشرہ بہتری کی طرف تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور اس وقت صرف احمدیت کی تعلیم ہی ہے جو یہ کام کر سکتی ہے۔ احمدیت امن، انصاف، اقلیتوں کے حقوق قائم کرنا، پوری انسانیت سے حسن سلوک، یہاں تک کہ 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' کی تعلیم دیتی ہے۔ واقعۃً یہ نعرہ بہت ہی عظیم الشان ہے اور یہ نعرہ بھی احمدیت کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

مختصراً جلسہ کے دوران ہر لمحہ، ہر موڑ، ہر واقعہ

کلامُ الامام

''تم لوگ متقی بن جاؤ اور
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمھارے ساتھ ہوگا۔''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 200)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

''اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق
حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ۔''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 108)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

میرے لئے احمدیت کی سچائی کا نشان تھا۔ بار بار میں اس یقین میں پختہ ہوتا گیا۔ میں اپنے تمام بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ضرور اس جلسہ میں شامل ہوں تا کہ اس جلسہ کی روح کو خود محسوس کر سکیں۔

جلسہ کے اختتام پر کچھ لوگ حدیقۃ المہدی میں ادھر اُدھر پھرنے لگے، کچھ کھڑے باتیں کرنے لگے، کچھ بہت خوش نظر آرہے تھے گویا سب ایک دوسرے سے بغل گیر ہو رہے تھے اور اتفاق اور اتحاد، بھائی چارہ کی ایک عملی تصویر پیش کر رہے تھے۔ اس وقت میں نے جنت کا نظارہ محسوس کیا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر خدام الاحمدیہ سے فرمایا کہ اب آپ پوری طرح چارج ہو کر واپس جا رہے ہیں۔ اپنے فرائض پوری تندہی سے ادا کریں۔

قازخستان کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 1 بجکر 50 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

نائیجیریا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

☆ بعد ازاں ملک نائیجیریا سے آنے والے مہمان موسیٰ ابراہیم صاحب Chief of Borgu Empire نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ موصوف نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے حوالہ سے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس جلسہ میں نظم و ضبط اور قربانی کا معیار اپنی انتہاؤں کو چھو رہا ہے۔ یہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو کہ اسلام کا صحیح اور مکمل چہرہ پیش کر رہی ہے اور 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا سچا اظہار میں نے اس جلسہ میں دیکھا ہے۔ اس جلسہ میں مجھے مثالی مہمان نوازی دیکھنے کو ملی ہے۔ اسلام جس وحدت اور یگانگت کی تعلیم دیتا ہے وہ صرف جماعت احمدیہ میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے خلیفہ اور تمام مسلم اُمّہ کو اپنے فضل اور رحمت کے سائے میں رکھے۔ موصوف نے ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات دو بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 43 فیملیز کے 215 افراد اور اس کے علاوہ 28 احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 243 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 25 ممالک سے آئی تھیں: پاکستان، امریکہ، جرمنی، کینیڈا، سعودی عرب، آسٹریلیا، سینیگال، ناروے، دبئی، ڈنمارک، ابوظہبی، یُوکے، انڈیا، شارجہ، ماریشس، سویڈن، بحرین، جاپان، سوئٹزرلینڈ، قطر، غانا، عمّان، تنزانیہ، گیمبیا، یوگنڈا۔

ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

3/ اگست 2017ء (بروز جمعرات)

آج صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف امور اور معاملات پر ہدایات سے نوازا۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 48 فیملیز کے 240 افراد اور اس کے علاوہ 22 احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 262 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 23 ممالک سے آئی تھیں۔ پاکستان، امریکہ، سپین، کینیڈا، سعودی عرب، آسٹریلیا، فرانس، ناروے، دبئی، نائیجیریا، ابوظہبی، یُوکے، انڈیا، شارجہ، جرمنی، ہالینڈ، کینیا، میسیڈونیا، جاپان، اٹلی، بنگلہ دیش، مسقط، غانا۔

ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

4/ اگست 2017ء (بروز جمعۃ المبارک)

امراء و صدران جماعت، مبلغین، مرکزی نمائندگان کے ساتھ میٹنگ اور حضور انور کی اہم ہدایات

آج پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ یُوکے میں شامل ہونے والے تمام مبلغین، مربیان، ممالک کے امراء اور نیشنل صدران اور مرکز قادیان اور ربوہ سے آنے والے ناظران، وکلاء اور دیگر جماعتی عہدیداران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل تشریف لے آئے۔

مبلغین کے ساتھ میٹنگ کا انتظام گیسٹ ہاؤس 41 اور 53/ کے عقب میں لگائی گئی مارکی میں کیا گیا تھا۔ اس میٹنگ میں 67/ ممالک سے 321 مبلغین اور مربیان کرام، امراء ممالک، نیشنل صدران اور مرکزی عہدیداران نے شرکت کی۔ براعظم وائز ممالک کی تفصیل اس طرح ہے۔

برّاعظم افریقہ کے 19/ ممالک سے آنے والے مبلغین، امراء اور صدران ممالک شامل تھے۔ ان ممالک میں گھانا، سیرالیون، بینن، بورکینا فاسو، نائیجریا، نائیجر، گیمبیا، گنی کناکری، آئیوری کوسٹ، سینیگال، تنزانیہ، کینیا، کانگو کنشاسا، ٹوگو، یوگنڈا، زمبابوے، کیمرون، ماریشس اور برونڈی شامل تھے۔

برّاعظم یورپ کے 18 ممالک سے مبلغین اور نمائندگان شامل ہوئے۔ ان ممالک میں جرمنی، یُوکے، فرانس، آئرلینڈ، ہالینڈ، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، سپین، روس، بیلجیئم، ڈنمارک، فن لینڈ، ہنگری، آئس لینڈ، میسیڈونیا، کروشیا اور یونان شامل ہیں۔

برّاعظم نارتھ اور ساؤتھ امریکہ کے 15 ممالک کی نمائندگی ہوئی جن میں امریکہ، کینیڈا، گوئٹے مالا، گیانا، ہیٹی، فرنچ گیانا، بیلیز، بولیویا، ایکواڈور، جمیکا، پیراگوئے، یوروگوئے، ہنڈوراس، ارجنٹائن اور میکسیکو شامل تھے۔

براعظم ایشیا میں انڈیا، پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، ملائیشیا، کمبوڈیا، فلپائن، سنگاپور، جاپان، سری لنکا، دبئی اور ابوظہبی سمیت کُل 12/ ممالک کی نمائندگی ہوئی۔

علاوہ ازیں آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، مارشل آئی لینڈ اور مائیکرونیشیا سے آنے والے امراء، نیشنل صدران اور مبلغین شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے پانچ بجے مارکی میں تشریف لائے اور تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا جو مکرم عبداللہ ڈبّا صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ نے کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے آئے ہوئے امراء اور مبلغین سے گزشتہ سال میٹنگ کے دوران دی جانے والی ہدایات کی تعمیل کے بارہ میں بڑی تفصیل سے رپورٹ طلب فرمائی اور ساتھ ساتھ مزید ہدایات سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصی طور پر افریقن ممالک میں نومبائعین کی تعلیم و تربیت اور انہیں نظامِ جماعت کا فعال حصہ بنانے اور جماعت کے مالی نظام میں شامل کرنے کے حوالہ سے بڑی تفصیل کے ساتھ ممالک کے امراء اور مبلغین سے باری باری جائزے لئے اور ساتھ ساتھ مزید ہدایات سے نوازا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب گھانا سے فرمایا: میں نے کہا تھا کہ چاہے کوئی ایک Cedi یا 50 Pesewa بھی دیتا ہے تو ان کو قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ مجھے پتہ ہے کہ غریب لوگ ہیں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ غریب لوگ بھی قربانی تو کرتے ہیں۔ جب بھی کوئی gathering ہو یا پروگرام ہو اور اس میں جب معلمین تحریک کرتے ہیں تو وہ چندہ دیتے ہیں۔ آپ ان کو یہ عادت ڈالیں کہ Regular یا کم از کم اگر regular نہ سہی تو مہینہ میں ایک دفعہ، یا سال میں ایک دفعہ سہی چندہ وقف جدید اور تحریک جدید دیا کریں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب بینن سے فرمایا: چندہ کے نظام میں سب کو شامل کرنا چاہئے چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ دیں۔ ان کو یہ realize کروائیں کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ بلکہ قربانی کی عادت ڈالنی ہے۔ مجھے پیسوں سے غرض نہیں ہے، مجھے تو تعداد سے غرض ہے۔ چاہے کوئی ایک فرانک ہی دے لیکن اس کو پتہ ہو کہ مالی قربانی کرنی ہے۔ نومبائعین کی تربیت کا بھی ساتھ ساتھ انتظام کرتے رہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جہاں بھی بیعتیں ہوتی ہیں وہاں بیعتوں کے بعد ان کا follow up بھی ہونا چاہئے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب بورکینا فاسو سے فرمایا: نومبائعین کو مالی نظام کا حصہ بنائیں تو خود ہی نظامِ جماعت کا حصہ بن جائیں گے۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ چاہے ایک فرانک لیں یا اس سے بھی تھوڑا لیں۔ جب انہیں مالی نظام کا حصہ بنانے کی کوشش کریں گے تو پھر رابطے مستقل قائم رہیں گے اور ان کو مالی قربانی کی عادت پڑے گی کہ مالی قربانی بھی ان کے دین کا حصہ ہے۔ بہرحال لوگوں کی involvement زیادہ ہونی چاہئے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب یوگنڈا کو فرمایا: وقف جدید اور تحریک جدید کے لئے تو سارے ہی eligible ہیں، اس میں شامل کریں چاہے آپ ایک شلنگ ہی لیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ان کو تحریکِ جدید، وقفِ جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ ان کو وقف جدید اور تحریک جدید میں چندہ دینے کی عادت ڈالیں۔ بےشک سال میں ایک دفعہ ہی دیں وہی کافی ہے، لیکن اس سے ان کا جماعت کے ساتھ contact رہے گا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب سیرالیون سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نومبائعین کو چندہ کے نظام میں شامل کرنے کے لئے کیا کوششیں کر رہے ہیں؟ اپنی کوشش بتائیں تا کہ دوسرے بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اس پر امیر صاحب سیرالیون نے عرض کیا: ہمارے 12 ریجنز ہیں۔ اس دفعہ ہم نے ہر ریجن میں تین تین سیمینار کرائے ہیں۔ تقریباً 400 کے قریب نومبائعین اماموں کو ٹرینڈ کیا ہے اور ہر تین ماہ میں ایک کلاس کا انعقاد کرتے

ارشاد حضرت امیر المومنین

''کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ اپریل 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/ جون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ہیں۔ اس وقت فیلڈ میں 12 مبلغین اور 59 سرکٹ مشنریز اور 250 کے قریب لوکل معلّمین ہیں۔ ہماری 1200 کے لگ بھگ جماعتیں ہیں۔ یہ سب مل کر کام کر رہے ہیں اور جماعتوں کے دورے کرتے ہیں جس کی وجہ سے چندہ میں شامل ہونے والے نومبایعین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کے دوران ممالک کے مشن ہاؤسز جہاں مرکزی مبلغین متعین ہیں وہاں لائبریریز کے قیام اور انہیں مستقل UPDATE رکھنے کے حوالہ سے ممالک وائز بڑی تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: جن سنٹروں میں لائبریریز کا قیام ہو چکا ہے وہاں لائبریریز کو اپ ڈیٹ بھی کرنا چاہئے۔ کئی نئی کتب شائع ہوئی ہیں وہ بھی لائبریری کے لئے منگوائیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا قادیان یا یُو.کے سے جو بھی نئی کتابیں چھپ رہی ہیں، اس کے مطابق اَپ ڈیٹ کریں۔ جو انگریزی اور عربی سمجھنے والے ہیں ان کے لئے بھی ان زبانوں میں شائع ہونے والی نئی کتابیں لے کر جائیں۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کسی کو لائبریری کے قیام یا کتابیں حاصل کرنے میں مشکلات ہیں تو وہ بھی بتائیں۔ جہاں جہاں مرکزی مربیان ہیں وہاں تو لائبریریاں ہونی چاہئیں۔ لائبریری ہو گی تو فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ان کو پڑھنے کی عادت تب ہی پڑے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور جتنی بھی انگریزی کتب available ہیں ان کو وہاں رکھیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو نئی کتابیں چھپ رہی ہیں اس کے مطابق اپنی لسٹ کو اَپ ڈیٹ (update) کرتے رہا کریں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جامعہ میں ہر volume کی چار چار جلدیں ہونی چاہئیں۔ ہر جلد کی چار چار کاپیاں ہونی چاہئیں۔ اس حساب سے جائزہ لیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن اور نظارت اشاعت سے پتہ کریں۔ اسی طرح انگریزی میں جو براہین احمدیہ کا ترجمہ ہوا ہے وہ بھی منگوائیں۔ اسی طرح تفسیرِ کبیر کی عربی جلدیں شائع ہو گئی ہیں وہ بھی منگوائیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پچھلے سال بھی میں نے سارے مبلغین کو کہا تھا کہ لائبریریاں مکمل کریں۔ لسٹیں منگوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایڈیشنل وکیل الاشاعت برائے ترسیل سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ کا کام ہے کہ ملکوں سے رابطے کریں اور ہر مشن کو لسٹ بھیجیں۔ مقامی زبانوں کے لٹریچر کے علاوہ باقی سب کتب کی فہرست ہونی چاہئے۔ یہاں انوار العلوم تو شائع نہیں ہو رہی، خطباتِ محمود بھی شائع نہیں ہو رہے اور باقی بھی جو کتابیں قادیان سے شائع ہو رہی ہیں، وہ ان سے لے کر لسٹ بھجوائیں۔ قادیان سے نمائندے آئے ہیں، ان سے میٹنگ کریں۔ ان سے معلومات لے کر لسٹ سارے مشنوں کو بھیجیں کہ چیک کریں کونسی کتابیں آپ کی لائبریریوں میں ہیں اور کونسی نہیں ہیں۔ یہ آپ کا کام ہے کہ سارے مشنوں کو فہرست مہیا کریں۔ قادیان کا یہ قطعاً کام نہیں ہے کہ باہر کے مشنوں سے رابطہ رکھیں، یہ رابطہ یہاں کی ایڈیشنل وکالت اشاعت نے کرنا ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز باجماعت کے قیام کے حوالہ سے بھی مختلف ممالک کے نمائندگان سے جائزہ لیا اور مزید ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اصولی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: جتنے لوگ آپ کے چندہ دیتے ہیں، ان سے زیادہ باجماعت نماز پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز سنٹرز کے حوالہ سے عمومی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: جن علاقوں میں احمدیوں کے گھر قریب قریب ہیں، وہاں کسی گھر میں اکٹھے ہو کر نماز پڑھ لیا کریں۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر ملک میں، ہر مشن میں مشنریز کوشش کریں کہ جن علاقوں میں لوگ مسجد تک آ سکتے ہیں مسجدوں میں آئیں، ورنہ قریب کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر وہاں نماز قائم کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک میں تقسیم ہونے والے لیف لیٹس کے حوالہ سے بھی تفصیلی جائزہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کے مختلف ممالک میں ایک بہت بڑی تعداد میں لیف لیٹس کی تقسیم ہوئی جس سے جماعت کا تعارف لکھوکھا لوگوں تک پہنچا ہے۔

سویڈن کے مبلغ نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ امسال لیف لیٹس کی چھپوائی میں کافی تاخیر ہوئی ہے اس لئے زیادہ تعداد میں لیف لیٹس تقسیم نہیں ہو سکے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ’’بار بار یاددہانی کروایا کریں۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میکسیکو اور گوئٹے مالا میں تقسیم ہونے والے لیف لیٹس کے حوالہ سے وہاں کے مبلغین سے دریافت فرمایا کہ لیف لیٹس کی تقسیم سے جماعت کا مثبت تعارف بھی ہوا ہے یا نہیں؟ لوگ ذاتی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں؟ اس پر مبلغین نے عرض کیا کہ لیف لیٹس کی تقسیم کی وجہ سے لوگ کافی دلچسپی لے رہے ہیں اور ہمارے نئے رابطے بھی بنے ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفینِ نو کے حوالہ سے بھی مختلف ممالک سے جائزہ لیا اور ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: مَیں نے کہا تھا کہ واقفینِ نَو ہر ملک سے جامعہ میں جائیں، افریقہ والے اپنے جامعات میں جائیں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی جا سکتے ہیں۔ ہر ملک میں جو واقفین نو ہیں وہ ٹارگٹ بنائیں کہ ایک فیصد واقفینِ نَو کا جامعہ میں جانا چاہئے۔ مربیان کی بہت زیادہ ضرورت ہے جو پوری نہیں ہو رہی۔ چھوٹے ممالک میں یہ ٹارگٹ کم از پانچ فیصد ہونا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انچارج شعبہ وقفِ نو مرکزیہ (لندن) کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: مجھ سے ہر ملک کا علیحدہ علیحدہ ٹارگٹ مقرر کرا لیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتب کی اشاعت کے حوالہ سے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا Five Volume Commentary جلدی شائع ہونی چاہئے۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتاب World Crisis and Pathway to Peace کے نئے ایڈیشن کے مختلف زبانوں میں تراجم کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: اٹالین اور انڈونیشین میں بھی World Crisis and Pathway to Peace کا ترجمہ جلد مکمل کریں۔ جن ممالک میں انگریزی سمجھی جاتی ہے وہاں لوکل زبانوں میں World Crisis and Pathway to Peace کا ترجمہ کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لوگ انگریزی میں ہی پڑھ لیتے ہیں۔ فانٹی میں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح فِن لینڈ میں بھی 95 فیصد لوگ انگریزی سمجھ لیتے ہیں۔ فِینش میں بھی ضرورت نہیں ہے۔ Twi زبان میں بھی ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔ باقی سب کو یاددہانی کروائیں۔ یہاں جو نمائندے آئے ہوئے ہیں وہ فوری طور پر اپنے امراء کو کہیں کہ دو ہفتے کے اندر اندر اپنی رپورٹ بھیجیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایڈیشنل وکیل الاشاعت صاحب کو ہدایت فرمائی: جو کتابیں انڈیا یا پاکستان میں پرنٹ نہیں ہو سکتیں ان کی لسٹ منگوائیں اور ان کو یہاں سے پرنٹ کروائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی لٹریچر کو فروخت کرنے کے حوالہ سے ہدایت فرمائی کہ: جماعتیں جو لٹریچر لیتی ہیں وہ فروخت بھی کرتی ہیں یا store کر دیتی ہیں۔ لائبریریز کے علاوہ بھی آپ کے پاس رپورٹس آنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لوگوں کو کتب خریدنے کی عادت ڈالیں۔ آجکل لوگ فونوں پر زیادہ پڑھتے ہیں اس لئے کتب خرید کر پڑھتے ہی نہیں۔

☆تبلیغ کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمومی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر ملک کو اپنے اپنے حالات دیکھ کر تبلیغ کے مختلف طریقے استعمال کرنے چاہئیں۔

مبلغین اور جماعتی عہدیداروں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ 8 بجکر 15 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد اس میٹنگ میں شامل ہونے والے تمام مبلغین، امراء اور صدران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ تصاویر کے لئے تمام ممبران کو درج ذیل گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا:

نمائندگان انڈیا، نمائندگان تحریکِ جدید ربوہ و خدام الاحمدیہ (پاکستان)، نمائندگان صدر انجمن احمدیہ ربوہ و وقفِ جدید ربوہ، مبلغین افریقن فرنچ ممالک (ماریشس، کانگو کنشاسا، بورکینا فاسو، برونڈی، گنی کناکری، بینن، نائیجر، آئیوری کوسٹ، ٹوگو، سینیگال اور کیمرون، مبلغین دیگر افریقن ممالک (گھانا، تنزانیہ، یوگنڈا، سیرالیون، نائیجیریا، گیمبیا، زمبابوے)، مبلغین جرمنی، مبلغین برطانیہ، جرمنی کے علاوہ دیگر یورپین ممالک کے مبلغین، مبلغین سلسلہ امریکہ، آسٹریلیا، میکسیکو، گوئٹے مالا، مارشل آئی لینڈ، نیوزی لینڈ، مائیکرونیشیا، مبلغین سلسلہ کینیڈا، بلیز، ایکواڈور، مبلغین سلسلہ ہیٹی، گوئٹے مالا، گیانا، فرنچ گیانا، پاکستان اور انڈیا کے علاوہ ایشین ممالک (جاپان، کمبوڈیا، انڈونیشیا، ملائیشیا، بنگلہ دیش، سنگاپور) کے مبلغین، مرکزی دفاتر (وکالت تبشیر، وکالت مال، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، وکالت تعمیل وتنفیذ، وکالت اشاعت، وکالت تصنیف) میں خدمت سرانجام دینے والے مبلغین، مبلغین مرکزی ڈیسکس (رشین، عربک، بنگلہ، چائنیز، ترکی)، شعبہ آرکائیو، ایم ٹی اے، ریویو آف ریلیجنز، وقفِ نو، رقیم پریس، پریس اینڈ میڈیا، خدام الاحمدیہ میں خدمت انجام دینے والے مبلغین، اساتذہ جامعہ احمدیہ یُو.کے، شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا سال 2017، شاہدین جامعہ احمدیہ یُو.کے سال 2017، شاہدین جامعہ احمدیہ جرمنی سال 2017ء، علاوہ ازیں جامعہ احمدیہ ربوہ سے سال 1981ء کی فارغ التحصیل کلاس کے مبلغین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تصویر بنوانے کی درخواست کی تھی کہ اس سال جلسہ پر اس کلاس کے مبلغین مختلف جگہوں سے اکٹھے ہوئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس کی بھی اجازت عطا فرمائی۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے۔ 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔

تقریب عشائیہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد میٹنگ میں شامل ہونے والے تمام مرکزی نمائندگان، امراء کرام، نیشنل صدران ممالک، مبلغین کرام اور دیگر جماعتی عہدیداران کے لئے عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس عشائیہ کی تقریب میں شمولیت فرمائی اور تمام شرکاء نے اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھانے کی سعادت پائی۔ عشائیہ کا یہ پروگرام رات دس بجے ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 3)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

’’جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 111)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.

2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

اس کے بعد جلسہ سالانہ 1892 سے چند روز قبل یعنی ماہ دسمبر 1892 کے شروع میں آپؑ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپؑ نے 27 دسمبر 1892 کو قادیان میں منعقد ہونے والے جلسہ کی یاددہانی کرواتے ہوئے احباب کو اس میں شامل ہونے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا :

''بخدمت جمیع احباب مخلصین التماس ہے کہ 27 دسمبر 1892 کو مقام قادیان میں اس عاجز کے محبوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو......سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں......اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔''

(اشتہار 7 دسمبر 1892، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 340، 341)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے 327 عشاقِ مسیح، ماہ دسمبر میں جلسہ میں شمولیت کی خاطر قادیان دارالامان میں جمع ہو گئے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ جلسہ سالانہ کا باقاعدہ اور مستقل اجرا 1892 سے ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے روز پہلی اور دوسری دونوں نشست میں حاضرین سے خطاب فرمایا اور دوسرے روز مجلس شوریٰ کے اجلاس میں آپؑ کی موجودگی میں متعدد اہم فیصلے ہوئے۔ خیال رہے کہ یہ جلسہ دوروزہ تھا۔

جلسہ سالانہ کا سال بہ سال ترقی کرنا ایک لازمی امر تھا کیونکہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اس کی ترقی اور وسعت کی خوشخبری عطا فرمادی تھی۔ پہلے اور دوسرے جلسہ سالانہ کی حاضری کا ذکر ہو چکا ہے۔ 1907 کا جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا آخری جلسہ سالانہ تھا اس کی حاضری 3000 تھی یعنی پہلے جلسہ کے مقابل پر 40 گنا زیادہ۔ 1914 کا جلسہ سالانہ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ اس کی حاضری تقریباً 4000 تھی۔ مرد 3500 اور خواتین کی تعداد 400 سے زیادہ تھی۔ 1964 کا جلسہ سالانہ آپؓ کی خلافت کا آخری جلسہ تھا جو کہ ربوہ میں ہوا تھا اس کی حاضری ایک لاکھ (100000) تھی۔ 1983 میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ، ربوہ کا آخری جلسہ سالانہ تھا اس کی حاضری دو لاکھ پچھتّر ہزار (275000) سے زیادہ تھی۔ گویا پہلے جلسہ سالانہ کے مقابلہ میں یہ حاضری تین ہزار چھ سو چھیاسٹھ (3666) گنا زیادہ تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 445 تا 448)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار 7/دسمبر 1892 میں جہاں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی ہے وہاں آپ نے جلسہ سالانہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے مثلاً آپ نے فرمایا 'خدا نے اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی'۔ یہ کتنی عظیم الشان پیشگوئی تھی جو بڑی صفائی کے ساتھ آج پوری ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

(1) یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کیلئے تیار ہو رہے ہیں......سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے۔ (2) اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ (3) اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئیاں بڑی شان کے ساتھ آج پوری ہو رہی ہیں اور آئندہ اس سے بھی زیادہ شان اور شوکت کے ساتھ پوری ہوتی چلی جائیں گی کیونکہ یہ جاری پیشگوئیاں ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان، جس میں صرف ہندوستان کے مختلف علاقوں سے 75 عشاق مسیح حاضر ہوئے تھے، آج انٹرنیشنل جلسہ بن چکا ہے۔ اللہ کے فضل سے دُنیا کے بیسیوں ممالک سے لوگ انتہائی شوق کے عالم میں مسیح الزمان کی پاک بستی کے دیدار اور جلسہ سننے کیلئے قادیان دارالامان تشریف لاتے ہیں اور وہ حاضری جو پہلے جلسہ میں صرف 75 تھی اب ہزاروں میں پہنچ چکی ہے الحمد للہ۔ اللہ کے فضل سے اب پوری دُنیا میں کثرت کیساتھ جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ ان جلسوں میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شامل ہوتے ہیں۔ جلسہ کے رُوحانی ماحول سے وہ بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ اور اگر جلسہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس شریک ہوں تو پھر حضور کے خطابات، حضور کے دیدار اور حضور کی ملاقات کا مہمانوں پر بہت ہی قوی اور معجزانہ اثر ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2017 میں شامل ہونے والے فقط دو مہمانوں کے تاثرات بیان کرکے ہم اپنی گفتگو کو ختم کرتے ہیں۔

● جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا، خدمت کرنے والوں میں کون سی روحانی طاقت تھی جو ہر وقت ان کو اس مشقت کو بخوشی برداشت کرنے اور لطف اٹھانے اور اپنی ڈیوٹی پر مستعد رہنے پر تیار کرتی تھی۔ یقیناً یہ وہ روحانی طاقت تھی، جو اَب اس دنیا میں جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتی، حضور انور کی عظمت کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ حضور انور سے ملاقات کرکے ایک پیار، محبت اور روحانی طاقت عطا ہوتی ہے۔ میرے لئے حضور سے ملاقات ایک ناقابلِ یقین تجربہ ہے۔ حضور انور کے خطابات عصرِ حاضر کے مسائل کا بہترین حل ہیں۔

(ہنگری کے ایک پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Gabor Tamas صاحب کا تاثر)

● میں نے اس جلسہ کے ذریعہ اسلام کی نئی تصویر دیکھی ہے۔ مسلمانوں کی ایسی جماعت دیکھی جو باہمی محبت و الفت میں بے مثال ہے، جو اپنے ایمان کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ میں واپس جاکر اپنے حلقۂ احباب اور طلبا کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیمات کو عملی طور پر پیش کرتی ہے۔ اور جو حقیقتاً اپنے ماٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' پر عمل پیرا ہے۔ (کوسٹاریکا کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر Sergio Moya صاحب کا تاثر) (ملاحظہ فرمائیں اخبار بدر 7 دسمبر 2017 صفحہ 8)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

جلسہ خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یا ماحول جو ہے، وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ تقریریں جو ہیں وہ تبلیغ کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور لوگوں کے دلوں پہ اثر ڈالتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو اپنے عمل کو اس طرح بنانا چاہئے کہ غیروں پر بہترین اثر کرے۔ صرف دکھانے کے لئے نہیں بلکہ حقیقت میں ہمارا ہر عمل ہمارے دل کی آواز ہو، ہمارے عقیدے کی آواز ہو۔ (خطبہ جمعہ 9 ستمبر 2016 بمقام فرنکفرٹ، جرمنی)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11/اکتوبر 2017 بروز بدھ نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ملہی، بالھم، یوکے (ابن مکرم محمد انور ملہی صاحب مرحوم آف بھوڈی ملیاں ضلع نارووال)

9/اکتوبر 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ چند سال قبل یوکے آئے تھے۔ بہت نیک، صالح، نمازوں کے پابند، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ہاشم Naim صاحب

(آف Quatre Bornes، ماریشس)

11/ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1967ء میں بیعت کی تھی اور جماعت کے نہایت مخلص اور فعال ممبر تھے۔ 1970 سے Quatre Bornes میں رہائش پذیر تھے۔ بروقت چندہ ادا کرتے تھے اور تمام جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے۔ آپ کو اپنے اہل خانہ کی طرف سے بیعت کرنے کے بعد کافی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ ہمیشہ نظام جماعت کے ساتھ وابستہ رہے اور احمدیت کے ساتھ پختہ تعلق قائم رکھا۔

(2) مکرمہ قانتہ ثریا یاسمین صاحبہ

اہلیہ مکرم میجر ریٹائرڈ اختر سلطان صاحب، لاہور)

25/جولائی 2017 کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ تمام اسلامی احکامات کی پابندی کرنے والی، خلافت اور نظام جماعت سے محبت، اخلاص کا تعلق رکھنے والی باوفا خاتون تھیں۔ اپنی طویل بیماری کو بڑے صبر و حوصلہ سے گزارا۔ تمام عزیز اور رشتہ داروں سے بڑے حسن سلوک سے پیش آتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ چوہدری سمیع اللہ صاحب مرحوم آف شفاء میڈیکو لاہور کی بہن تھیں۔

(3) مکرمہ راحت عالیہ صاحبہ

(بنت مکرم رانا نصیر احمد صاحب، سابق صدر جماعت بدوملہی)

3/اکتوبر کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے شعبہ ضیافت میں خدمت کی توفیق پائی۔ رمضان کے آخری عشرہ میں ہر سال بیت الاسلام (کینیڈا) میں معتکفات کی خدمت بڑے شوق سے کرتی تھیں۔ بہت خوش اخلاق، مہمان نواز، خدمت خلق کیلئے ہر وقت تیار رہنے والی، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپکے دو بیٹے مربیان سلسلہ ہیں جن میں سے مکرم اعزاز خان صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آجکل ایم ٹی اے کینیڈا میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم آصف خان صاحب حال میں جامعہ کینیڈا سے فارغ ہونے کے بعد والدہ کی وفات کے وقت خدمت کیلئے سیرالیون گئے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8526: مَیں شاہین پروین زوجہ مکرم محمد زبیر امروہی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: گاؤں بڈھوراجنوں ڈاکخانہ گگلیڑ صوبہ ہماچل، مستقل پتا: محلہ بساون گنج ضلع امروہہ صوبہ یو۔پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/35,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 1 جوڑی بالیاں، 1 ناک کا کوکا، 1 انگھوٹی (کل وزن 1 تولہ 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد خادم — الامۃ: شاہین پروین — گواہ: محمد رفیع

مسل نمبر 8527: مَیں شان محمد ولد مکرم یوسف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1999، گاؤں بڈھوراجنوں ڈاکخانہ گگلیڑ صوبہ ہماچل، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اجیت محمد — العبد: شان محمد — گواہ: رفیع محمد

مسل نمبر 8528: مَیں رنجنہ بیگم زوجہ مکرم بیساکھی دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن ڈنگوہ ضلع اونہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 ناک کا کوکا، 1 جوڑی کان کی بالی (کل وزن 2 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 1 جوڑی کان کی بالی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق محمد — الامۃ: رنجنہ بیگم — گواہ: اجیت محمد

مسل نمبر 8529: مَیں زاہدہ بیگم زوجہ مکرم بھاگ محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ڈاکخانہ دسلیرا تحصیل جنوٹا ضلع بلاسپور، مستقل پتا: ڈاکخانہ ڈنگوہ ضلع اونہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/15,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رفیع — الامۃ: زاہدہ بیگم — گواہ: بھاگ محمد

مسل نمبر 8530: مَیں روزینہ بیگم زوجہ مکرم سنجے خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن سالوہ ضلع اونہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/35,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 1 انگوٹھی، 1 جوڑی بالی، 1 ناک کا کوکا (کل وزن 4 گرام 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سلطان — الامۃ: روزینہ بیگم — گواہ: سنجے خان

مسل نمبر 8531: مَیں عبد الرحمن ولد مکرم عبد الکریم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن شاہ تلائی ڈاکخانہ دسلیرا ضلع بلاسپور صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/نومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اجیت محمد — العبد: عبد الرحمن — گواہ: محمد رفیع

مسل نمبر 8532: مَیں نعیمہ بیگم زوجہ مکرم عبد الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن گاؤں شاہ تلائی ڈاکخانہ دسلیرا ضلع بلاسپور صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/10,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اجیت محمد — الامۃ: نعیمہ بیگم — گواہ: عبد الرحمن

مسل نمبر 8533: میں راشدہ بیگم زوجہ مکرم ذاکر حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن ڈاکخانہ دسلیرا ضلع جھنڈوٹا ضلع بلاسپور صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بھاگ محمد — الامۃ: راشدہ بیگم — گواہ: ناصر احمد خادم

مسل نمبر 8534: مَیں مشتاق محمد ولد مکرم رفیق محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ پینٹر عمر 22 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن گاؤں ڈنگوہ ضلع اونہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/نومبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد خادم — العبد: مشتاق محمد — گواہ: محمد رفیع

مسل نمبر 8535: مَیں کشمیری بیگم زوجہ مکرم رفیق محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن ڈنگوہ تحصیل گناری ضلع اونہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: -/3200 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اجیت محمد — الامۃ: کشمیری بیگم — گواہ: محمد رفیع

مسل نمبر 8536: مَیں مختیار بی بی زوجہ مکرم ناظر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن جماعت احمدیہ موکی گاؤں گنڈراں تحصیل اندورہ ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/نومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3.5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: -/32.25 روپئے بذمہ خاوند، زمین 24 مرلہ مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد خادم — الامۃ: مختیار بی بی — گواہ: تنویر احمد خادم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت ڈالے۔ موصوف کرائے کے گھر میں رہتے ہیں مستری کا کام کرتے ہیں لیکن اپنی تنگدستی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے گریز نہیں کیا۔

اسی طرح انڈیا سے ہی انسپکٹر وقف جدید منور صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت ساندھن صوبہ یوپی کے دورے کے دوران ایک دوست کے پاس چندہ وقف جدید کی وصولی کے لئے گئے تو انہوں نے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ابھی حالات ٹھیک نہیں ہیں آپ کل صبح آ جائیں پھر دیکھتے ہیں۔ اگلے روز کہتے ہیں میں دوبارہ ان کے گھر گیا تو موصوف نے بتایا کہ پیسوں کا انتظام نہیں ہوا۔ چھوٹی بیٹی سن رہی تھی پاس کھڑی وہ اپنے والد کے پاس آ کر کہنے لگی کہ آپ نے مجھے وعدہ کیا تھا کہ سردی بڑھ رہی ہے اور آپ مجھے سردیوں میں جوتے خرید کر دیں گے۔ آپ نے میری سردی کے جوتوں کے لئے جو رقم رکھی ہوئی ہے وہ مجھے دے دیں۔ بچی نے ضد کر کے اپنے والد سے یہ رقم حاصل کی اور ساری چندہ وقف جدید میں ادا کر دی اور کہنے لگی کہ جوتے تو بعد میں بھی آتے رہیں گے پہلے چندہ لے لیں۔

پھر وقف جدید کے انسپکٹر ہیں انڈیا کے فرید صاحب کہتے ہیں کہ نومبر کے مہینہ میں یوپی میں وقف جدید کے مالی دورے پر گیا تو معلوم ہوا کہ میرٹھ میں بھی ایک احمدی گھر ہے جو کئی سالوں سے جماعت کے رابطے میں نہیں ہے۔ جب ان کے گھر پہنچے اور انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے کہا ہم صرف وقف جدید میں ہی نہیں بلکہ تمام چندہ جات میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ لہٰذا موصوف نے اپنا باشرح لازمی چندہ کا بجٹ لکھوایا اور ساتھ ہی وقف جدید اور تحریک جدید اور ذیلی تنظیمات کے چندہ جات کا بجٹ بھی بنوایا اور پندرہ ہزار روپے اُسی وقت چندہ وقف جدید میں بھی ادا کر دیئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کی بابرکت تحریک کی بدولت ایک خاندان کا جماعت احمدیہ کے ساتھ رابطہ بھی بحال کر دیا۔ حضور انور نے فرمایا: پس جیسا کہ پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں سستی ہوتی ہے ہماری طرف سے، ہمارے کارکنان کی طرف سے۔ جماعتوں سے رابطہ نہیں کرتے اور بعض دفعہ ایک لمبا عرصہ رابطہ نہیں ہوتا اس لئے سارے نظام کو بھی فعال ہونا چاہئے تاکہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ چند واقعات ہیں جو میں نے بیان کئے۔ یہ جہاں دین کی خاطر مالی قربانیوں کے بارے میں ہمیں علم دیتے ہیں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور جماعت احمدیہ کی سچائی اور اس کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہونے کی بھی یہ ایک دلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ احباب جماعت کا ایمان اور یقین ترقی کرتا رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ قربانیوں میں بڑھتے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا ساٹھواں سال 31؍دسمبر کو ختم ہوا ہے، یکم جنوری سے نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر نے دوران سال وقف جدید میں اٹھاسی لاکھ باسٹھ ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی جو گزشتہ سال کی نسبت آٹھ لاکھ بیالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہیں الحمدللہ۔ پاکستان کے علاوہ برطانیہ پہلے نمبر پر ہے، جرمنی دوسرے نمبر پر ہے، امریکہ تیسرے نمبر پر، کینیڈا چوتھے نمبر پر، ہندوستان پانچویں نمبر پر، آسٹریلیا چھٹے نمبر پر، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ساتویں نمبر پر، انڈونیشیا آٹھویں نمبر پر، پھر نویں نمبر پر مڈل ایسٹ کی جماعت ہے، گھانا دسویں نمبر پر، گھانا نے بھی اس دفعہ کافی ترقی کی ہے۔ مقامی کرنسی کے لحاظ سے بھی گزشتہ سال کے مقابل پر نمایاں اضافہ کرنے والے ممالک میں اس سال کینیڈا سرفہرست ہے اس نے کافی ترقی کی ہے اس کے علاوہ افریقہ کے ممالک میں نائیجیریا نے کافی ترقی کی ہے۔ تراسی فیصد اضافہ کیا ہے۔

شاملین کی تعداد کے متعلق حضور انور نے فرمایا: اصل تو یہ چیز ہے کہ شاملین بڑھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں سولہ لاکھ سے زائد چندہ دہندگان شامل ہوئے ہیں اور نئے شامل ہونے والوں کی تعداد دو لاکھ اڑسٹھ ہزار ہے۔

بھارت کی صوبہ جات کے لحاظ سے نمبر ایک پر کیرالہ، پھر جموں کشمیر، پھر تلنگانا، کرناٹکا، پھر تامل ناڈو، پھر اڈیشہ، ویسٹ بنگال، پھر پنجاب، پھر اتر پردیش، پھر مہاراشٹرا۔ اور وصولی کے لحاظ سے جماعتیں جو ہیں انڈیا کی وہ ہیں کالیکٹ نمبر ایک پہ، پھر حیدرآباد، پھر پتھ پریم، پھر قادیان، پھر کولکاتہ، پھر بنگلور، پھر کنور ٹاؤن، پینگاڈی، کرولائی اور کرونا گاپلی۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے ان کے ایمان و اخلاص میں بھی اضافہ کرے اور ہر ایک اپنے ہر قول و فعل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق عمل کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

تصحیح و اعتذار

اخبار بدر کے گزشتہ چند شماروں میں جماعت احمدیہ تری پور صوبہ تمل ناڈو کے ایک دوست کی جانب سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو الگ الگ کتب کی عبارتیں سہواً ایک ہی حوالے کے تحت شائع ہوئی ہیں جس کے لیے ادارہ بدر معذرت خواہ ہے۔ ذیل میں دونوں عبارتیں اصل حوالوں کے ساتھ پیش کی جا رہی ہیں۔

(1) ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔“ (کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

(2) ”میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔“

(یادداشتیں، براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 428)

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

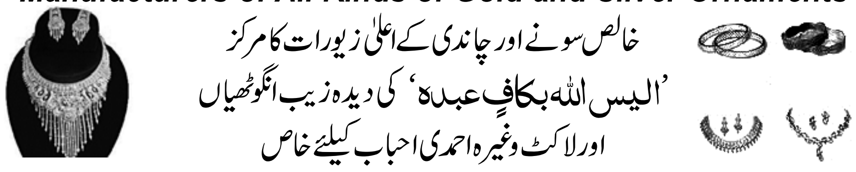

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912
A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

MBBS
IN
BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD
(INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

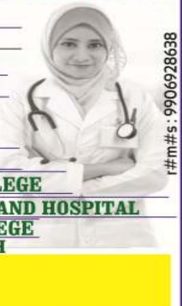

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
J.N. ROADLINES
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

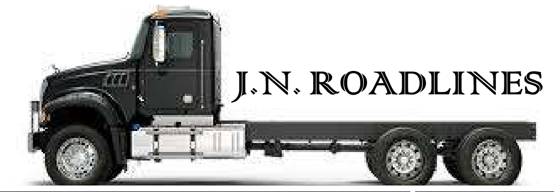

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 4-11-January-2018 Issue 1-2

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے روئے زمین پر سوائے احمدی کے کوئی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرنے کی سوچ رکھتا ہو

وقف جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان۔احباب جماعت نے گزشتہ سال 88لاکھ 62ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی

دُنیا کے مختلف ممالک سے وقف جدید میں مالی قربانی کے دلگداز و ایمان افروز واقعات کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5؍جنوری 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں مالی قربانی کی طرف مؤمنوں کو توجہ دلانے کا ذکر کئی جگہ ملتا ہے۔ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَلِاَنۡفُسِکُمۡ ۔اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے۔اور ساتھ ہی مؤمن کی یہ نشانی بتادی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہی خرچ کرتے ہیں۔ فرماتا ہے۔وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ اللّٰہِ۔اور تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہی خرچ کرتے ہو۔پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس سوچ کے ساتھ اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے روئے زمین پر سوائے احمدی کے کوئی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرنے کی سوچ رکھتا ہو۔من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کے علاوہ دین کی اشاعت اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی مالی قربانیاں کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔نہ آگ لگنے کا خطرہ نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔میرے پاس رکھا ہوا خزانہ میں پورا تجھے دوں گا، اُس دن جب تو سب سے زیادہ اس کا محتاج ہوگا۔

پس جس کو ہم بظاہر خرچ سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ حقیقت میں خرچ نہیں بلکہ تمہارے اکاؤنٹ میں جمع ہو گیا ہے اور جب تمہیں اس کی ضرورت ہو گی اللہ تعالیٰ اسے واپس لوٹا دے گا۔اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہیں گے لیکن ساتھ ہی آپ نے ایک جگہ یہ بھی شرط لگائی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو گندہ مال پسند نہیں ہے غلط طریق سے کمایا ہوا مال پسند نہیں ہے بلکہ پاک کمائی اور محنت سے کمایا ہوا مال اگر اس کی راہ میں خرچ ہوگا تو قبول ہوگا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کس طرح کوشش کر کے مالی تحریک میں حصہ لیتے اس کا ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے، حضرت ابو منصور انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی صدقے اور مالی قربانی کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے بعض بازار جاتے اور وہاں محنت مزدوری کرتے اور اسے جو اجرت ملتی اسے اس تحریک میں خرچ کرتا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک روایت آتی ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار اشرفی تھی، علاوہ اس کاروبار اور جائداد کے جو ان کی تھی۔انہوں نے ارادہ کیا کہ یہ سب مَیں دین کے لئے خرچ کر دوں گا اور خرچ کرتے رہے اور ہجرت کے وقت ان کے پاس صرف پانچ سو اشرفی بچی تھی۔ آج اگر اُس زمانے کی اشرفی کا جو سونے کی اشرفی تھی قیمت کے لحاظ سے اندازہ لگائیں تو شاید گیارہ بارہ ملین پاؤنڈ بنیں گے۔تو یہ حال تھا صحابہ کا کہ جن کے پاس کچھ نہیں تھا انہوں نے بھی محنت کر کے قربانی کی اور جن کے پاس تھا انہوں نے تنگدستی کی کچھ پرواہ نہیں کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قربانی کے قصے سنتے ہیں، آپ نے بے انتہا قربانی دی ۔ اسی طرح حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تھے جو حضرت ام ناصر کے والد تھے۔ انہوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بارے میں سنا تو فوراً کہا کہ اتنے بڑے دعوے والا شخص جھوٹا نہیں ہوسکتا اور فوراً بیعت کر لی اور پھر مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش رہے۔ پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے، سرکاری ملازم تھے، بڑی کشائش تھی، اچھی کمائی کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکو اپنے بارہ حواریوں میں لکھا ہے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی قربانیاں اس قدر بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو یہ سند دی کہ آپ نے سلسلہ کے لئے اس قدر مالی قربانیاں کی ہیں کہ آئندہ قربانی کی ضرورت ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ، جب گورداسپور کا مقدمہ چل رہا تھا اس وقت دوستوں میں یہ تحریک کی کہ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ مقدمے کے بھی اخراجات ہیں۔ خاص طور پر لنگر خانہ جو ہے اس کے اخراجات بڑھ گئے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہاں قیام کی وجہ سے گورداسپور میں بھی لنگر چل رہا تھا اور قادیان میں بھی لنگر چل رہا تھا دونوں جگہ لنگر چل رہا تھا تو اس کے لئے چندے کی تحریک کی اس پر خلیفہ رشید الدین صاحب جن کو اتفاق سے اسی دن تنخواہ ملی تھی جس دن ان کو اس تحریک کا پتا چلا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تمام تنخواہ جو اس زمانے میں چار سو پچاس روپے تھی اور بہت بڑی رقم تھی آجکل کے لاکھوں کے برابر ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دی۔ ان کو کسی نے کہا کہ اپنے گھر کی ضروریات کے لئے بھی کچھ رکھ لیتے تو انہوں نے جواب دیا کہ خدا کا مسیح کہتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر کس کے لئے رکھتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی ہیں جو شاید تین آنے یا چار آنے روزانہ مزدوری کرتے ہیں لیکن سرگرمی سے ماہواری چندے میں شریک ہیں، باقاعدگی سے چندہ دیتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ انکے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے۔ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گئے کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔آپ فرماتے ہیں کہ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلا دیا۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ سلسلہ جو مالی قربانیوں کا ہے یہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں یہ نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اس قربانی کا وہ ادراک دیا ہے جو دنیا میں کسی اور کو نہیں ہے اور اس کے بے شمار نمونے ہم ہر سال دیکھتے ہیں۔آج چونکہ حسب روایت جنوری کے پہلے خطبہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے اس لئے اس لحاظ سے میں وقف جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کروں گا۔

برکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ایک جماعت ہے کاریکی وہاں اس کے قریب حکومت فائبر آپٹک تار زمین میں بچھا رہی ہے تو جماعت کے خدام نے ٹھیکیدار سے بات کی کہ وہ ان کو ایک کلومیٹر کی کھدائی کا کام دے دے چنانچہ کام ملنے پر جماعت کے خدام نے مل کر کھدائی کا کام کیا اور اس کے عوض ملنے والی ایک ملین فرانک سیفہ کی رقم جو تقریباً بارہ سو پچاس پاؤنڈ بنتے ہیں وقف جدید کے چندہ میں ادا کر دی۔ پس یہ جذبہ ہے جو آج جماعت احمدیہ کے علاوہ اور کہیں نظر نہیں آتا۔

برکینا فاسو کے ایک ممبر اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ایک سفر پر جانا تھا اور وقف جدید کا سال ختم ہو رہا تھا، مَیں نے جانے سے پہلے اپنے بچوں سے کہا کہ فصل جب مکمل ہو جائے تو اس میں سے دسواں حصہ نکال کر چندے میں دے دینا۔ یہ کہہ کر میں سفر پر چلا گیا بعد میں بچے تمام فصل گھر لے آئے اور چندہ ادا نہیں کیا۔ کہتے ہیں جب میں واپس آیا اور مجھے پتا لگا کہ بچوں نے تو سارا اناج گھر میں رکھ لیا ہے اس پر میں نے بچوں سے کہا کہ ابھی سارا اناج گھر سے باہر نکالو اور چندے کا حصہ علیحدہ کرو۔ چنانچہ جب بچوں نے وہ سارا اناج گھر سے نکالا اور چندے کا حصہ نکال کر واپس اناج اسی جگہ رکھا تو کہتے ہیں اس میں کوئی بھی کمی نہیں تھی اور بچے یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ چندہ علیحدہ کیا ہے لیکن اس کے باوجود اناج اتنے کا اتنا ہی ہے۔اس پر کہتے ہیں میں نے انہیں بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو دکھایا ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ ہے ایمان ان لوگوں کا جو ہزاروں میل دور بیٹھے ہیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا۔

حضور انور نے فرمایا: چندہ دینے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس طرح سکون ملتا ہے اس بارے میں آئیوری کوسٹ کے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ بندوقو شہر آئیوری کوسٹ میں اسلام کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ یہاں مولویوں کی اکثریت ہے۔ یہاں ایک زیر تبلیغ دوست عبدالرحمن صاحب نے بیعت کی تھی۔ ان کو جماعت کے ساتھ تعارف ایک پمفلٹ کے ذریعہ ہوا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں چار سال قبل مع فیملی عیسائیت سے مسلمان ہوا تھا۔ لیکن میرا دل مطمئن نہیں ہوتا تھا لیکن جب جماعت کے متعلق پتا چلا اور مشن ہاؤس جا کر بعض سوالات کئے تو مجھے میرے سارے سوالوں کے جوابات مل گئے اور میں نے بیعت کر لی۔ کہتے ہیں جب میں نے بیعت کی تو دسمبر کا مہینہ تھا۔ مبلغ صاحب نے مسجد میں چندہ وقف جدید کی اہمیت بتائی اور چندے کی تحریک کی۔ میری جیب میں اس وقت دو ہزار فرانک سیفہ تھا جس میں سے ایک ہزار میں نے اسی وقت وقف جدید کی مدّ میں دے دیئے۔ کہتے ہیں الحمد للہ اس دن سے اللہ تعالیٰ نے میری زندگی ہی بدل دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے کام میں برکت ڈال دی ہے۔ جس جگہ میں کام کرتا ہوں وہاں افسروں سمیت سب میری عزت کرتے ہیں۔ اور محدود آمدنی میں بھی اتنی برکت ہے کہ خوشحال زندگی گزار رہا ہوں۔ موصوف بیعت کرنے کے بعد پہلے دن سے ہی چندے کے نظام کا مستقل حصہ بن گئے ہیں۔

انڈیا کے انسپکٹر سلیم خان صاحب لکھتے ہیں کہ صوبہ گجرات کی ایک جماعت کے دورے پر گئے وہاں کے ایک دوست سے فون پہ رابطہ ہوا۔ انہیں بتایا کہ ہم ایک گھنٹے تک آپ کی طرف آ رہے ہیں۔ جب ایک گھنٹے کے بعد گئے تو ابھی بات چیت چل رہی تھی کہتے ہیں کہ اچانک دو آدمی آئے اور ان سے بات کی اس کے بعد اُن کا ریفریجریٹر اٹھا کے لے گئے۔ کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ آپ نے کہا تھا ہم آ رہے ہیں اور پیسے ہمارے پاس آج تھے کوئی نہیں تو ریفریجریٹر گھر میں پڑا تھا تو میں نے اس کو فروخت کر دیا اس پر ہم نے کہا اتنی جلدی کیا تھی نہ کرتے ابھی بھی واپس رکھ لیں۔ انہوں نے کہا یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی ہمارے پاس مرکز سے آئے اور ہم اس کو خالی ہاتھ جانے دیں۔ ریفریجریٹر کا کیا ہے فریج ہم دوبارہ خرید لیں گے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad